کیوں بحر معصیت میں یہ کشتی تباہ ہو	ہے ناخدا وہ میرے سفینے کا آجکل
سینہ میں عشق ہے شہ مرسل کا بھرا ہوا	شہرہ ہوا ہے اپنے دفینہ کا آجکل
مجکو مدینہ آج ہی پہنچادے اے خدا	کیا ذکر سال اور مہینے کا آجکل

نمبر ۱۱۹	سرور نہ عشق کیجئے حق کے حبیب سے لے نام ہی نہ ایسے کمینے کا آجکل	شعر ۶

تمہارا رتبہ ہے علے معین الدین معین الدین رح

ہو سب ولیوں میں تم بالا معین الدین معین الدین رح

شہا حور و پری کا بھی کبھی خواہاں نہیں ہوگا

تری اُلفت کا متوالا معین الدین معین الدین رح

نہیں ہے خوف محشر کا ذرا اے واعظا ہمکو

ہمارا جب ہے رکھوالا معین الدین معین الدین رح

قدم جب آپ کا آیا ہوا روشن جہاں سارا

جدھر دیکھو ہے اُجیالا معین الدین معین الدین رح

عجب ہے حال اب میرا لگا ہے آن کر جب سے

محبت کا ترے بھالا معین الدین معین الدین رح

نمبر ۱۲۰	گذارش سرور غمگیں کی اب منظور ہو جائے دکھا دیجئے رخ والا معین الدین معین الدین	شعر ۵

یہی کرتا ہوں ہر دم التجا میں	خدا پہنچائے کوئے مصطفےٰ میں
تڑپتا ہوں مثال مرغ بسمل	جدائی سے ترے یا مصطفےٰ میں

نثا و الشمس ہیں اور والضحیٰ ہیں	لکھوں کیا میں تری ثنا اے جب حق
نہیں کچھ فرق احمدؐ اور خدا میں	فقط ہے میم کا پردہ محبو

شعر ۱۱	یہ سرور آپکا خادم ہے شاہا	نمبر ۱۲۱
	نہ اسکو بھولنا روز جزا میں	

ہمارے پیشوا رہبر محی الدینؒ معین الدین رح

ہمارے والی و افسر محی الدینؒ معین الدین رح

ثنا میں کیا کروں کمتر محی الدینؒ معین الدین رح

ہیں دونوں مہر و ماہ سرور محی الدین معین الدینؒ

ملا ہے مرتبہ درگاہ حق سے دونوں کو عالی

ہے اک دلدار رک دلبر محی الدین رح معین الدین رح

محمدؐ میں جو ہیں دو میم وہ دو میم یہ ہیں گے

صدف ہے ایک دو گوہر محی الدینؒ معین الدینؒ

اگر مشکل کشا وہ ہیں تو یہ حاجت روا ٹھیرے

ہیں دونوں مہرباں ہم پر محی الدینؒ معین الدین

ملی درگاہ حضرت سے اُنھیں بغداد انھیں اجمیر

یہ برتر ہیں وہ افضلتر محی الدینؒ معین الدین رح

جو جاتا ہے در والا پہ اُن کے فیض پاتا ہے

ہیں دونوں کیا غریب پرور محی الدینؒ معین الدینؒ

ہماری عین مشکل میں خبر لو گے تمہیں آکر

بھروسا رکھتے ہیں ہم پر محی الدین رح معین الدین رح

محبت جب سے خالق نے عطا فرمائی ہے مجھکو
کہا کرتا ہوں میں اکثر محی الدین رح معین الدین رح

گدا کہلا کے میں درگاہ عالی کا تمہارے اور
پھروں آوارہ یوں در در محی الدین رح معین الدین رح

نمبر ۱۲۲	خدا کے واسطے مل جائے اب مقصد مرے دلکا ہے خادم بندۂ سرور محی الدین رح معین الدین رح	شعر ۷

رسول اللہ اب پیدا ہوئے ہیں
حبیب اللہ اب پیدا ہوئے ہیں

مبارک باد کا غل ہے جہان میں
ہمارے شاہ اب پیدا ہوئے ہیں

ہیں خادم جن کے شاہوں سے بھی بہتر
وہ عالی جاہ اب پیدا ہوئے ہیں

جہاں روشن نکیوں ہووے بھلا اب
وہ رشکِ ماہ اب پیدا ہوئے ہیں

ازل سے شیفتہ جن پر خدا ہے
وہی دلخواہ اب پیدا ہوئے ہیں

ہزاروں معجزہ دکھلائیں گے جو
وہی واللہ اب پیدا ہوئے ہیں

نمبر ۱۲۳	درود اُن پر پڑھو سرور ادب سے رسول اللہ اب پیدا ہوئے ہیں	شعر ۹

اُٹھا کر نظر میں جہاں دیکھتا ہوں
خدا ہی خدا کو عیاں دیکھتا ہوں

کیا غور اے ہمہ مو جبکہ میں نے
اُسیکو عیاں اور نہاں دیکھتا ہوں

کہاں ڈھونڈھنے جاؤں اُس یار کو میں
میں اپنے میں اُسکا مکاں دیکھتا ہوں

کہوں راز دل تجھ سے کیا پھر میں اپنا
تجھے دلمیں جلوہ کناں دیکھتا ہوں

نکیوں تجھ سے اُمید رکھوں کرم کی	بتجھے ہر گھڑی مہرباں دیکھتا ہوں
حرم میں تو ہی دیر میں بھی تو ہی ہے	تو ہی جلوہ گر ہے جہاں دیکھتا ہوں
زمین و زمان اور مکیں لامکانیں	ہر اک جا میں تیرا مکاں دیکھتا ہوں
قریب اتنا ہے یار ہمسے محبتو	نہیں فرق کچھ درمیاں دیکھتا ہوں

نمبر ۱۲۴ — شعر ۵

نظر آتا ہے جلوہ اُسکا ہی سرور
کہ جسدم میں سوئے بتاں دیکھتا ہوں

بشر جو سرورؐ عالم کو دل سے یاد کرتے ہیں	غم و رنج و الم سے اُسکو وہ آزاد کرتے ہیں
گہے آہ و فغاں گہہ نالہ و فریاد کرتے ہیں	یوہیں ہجر نبیؐ میں ہم دل ناشاد کرتے ہیں
بہار چند روزہ پر عبث دلشاد کرتے ہیں	مری دانست میں اس عمر کو برباد کرتے ہیں
ترے گیسو کے سودائی شب غم میں پریشاں ہیں	دکھا دے چاند کا سا چہرہ یہی فریاد کرتے ہیں

نمبر ۱۲۵ — شعر ۷

وظیفہ کلمہ طیب جو کرتا ہے بشر سرور
پس مردن ہر اک مشکل میں وہ امداد کرتے ہیں

اے سلامی پاؤں گر خاک در شبیرؑ میں	سرمہ آنکھوں کا بناؤں جانکر اکسیر میں
جو غم حسنینؑ میں روئیگا دنیا میں سدا	بعد مردن قصر جنت پائیگا جاگیر میں
قید کرنے آئے جسدم عابدؑ دلگیر کو	شوق سے پائے مبارک رکھدیا زنجیر میں
آپ جو کچھ چاہتے فوراً ہی ہوتا دوستو	کیا کریں افسوس لکھا تھا یونہیں تقدیر میں
روبرو جا کر کے اعدا کے کہا شبیرؑ نے	تشنگی سے دم نہیں ہے اصغرؑ بے شیر میں
جب تلک دنیا سے جنت کو سدہارے شاہ دیں	دم رہا اُلجھا ہوا بس اُلفت ہمشیر میں

کیا لکھوں حال شہیداں لکھ نہیں سکتا قلم

نمبر ۱۲۶	اور نہیں آسکتا ہے سرورؔ مری تقریر میں	شعر ۷

تڑپتے ہیں غم دوری سے درد دل سے مرے پیر — تمہارے عشق میں یا شاہ ہم جاں سے گزرتے ہیں
نبی کے ہجر میں دن رات آہیں سرد بھرتے ہیں — بلالو ہند سے یثرب میں یہ فریاد کرتے ہیں
نکیرین آئیں پرسش کے لئے کچھ غم نہیں تمکو — سوال قبر سے عاشق تمہارے کوئی ڈرتے ہیں
جہاں ہوتا ہے ذکر پاک میلاد پیمبر کا — فرشتے رحمت خالق وہاں لیکر اترتے ہیں
غلاموں میں بھی ہیں ہم اور فدائی بھی تمہارے پیر — تمہارے نام پر جیتے ہیں ہم اور تمپہ مرتے ہیں
سنا ہے یہ مدینہ مرنا جینے سے بھی بہتر ہے — جو اچھی قسمتوں کے ہیں مدینہ جاکے مرتے ہیں

نمبر ۱۲۷	بھلایا ہے ہمنے جو کچھ یاد تھا اُلفت میں اے سرورؔ اُسیکی فکر ہے اب تو اُسیکی یاد کرتے ہیں	شعر ۹

کون اُس یار حقیقت کا طلبگار نہیں — کون اُس بادۂ توحید کا سرشار نہیں
مست ہوں ساقیٔ توحید تری چتونکا — کون کہتا ہے مرے حق میں کہ میخوار نہیں
یوں تو مشکل ہے رسائی درِ دلدار تلک — وہ جو چاہے تو عزیزو کوئی دشوار نہیں
جسطرف دیکھتا ہوں تو ہی نظر آتا ہے — تجھ سے خالی کوئی صحرا کوئی گلزار نہیں
ایک نظارے میں بیہوش ہوئے ہیں موسیٰ — سیر ہو کر کے پیا شربت دیدار نہیں
دل ہے بے چین بہت اب تو تری فرقت میں — کیا کہوں حال مرا قابل اظہار نہیں
کیسے کیسے وہ دکھاتا ہے تماشے اپنے — کوئی دلدار حقیقی سا طرحدار نہیں
عاشقو کام یہی ہوتا ہے معشوقوں کا — ہاں جو اک بار وہ کرتے ہیں تو سو بار نہیں

نمبر ۱۲۸	سرور آتے ہیں زیارت کو غریب اور امیر خواجۂ ہند سا اس ہند میں دربار نہیں	شعر ۵

شوقِ دیدار میں بیتاب ہوا جاتا ہوں — المدد آتشِ فرقت میں پھکا جاتا ہوں

حضرتِ شوق خدا کے لئے امداد کرو — قافلہ جاتا ہے یثرب میں رہا جاتا ہوں

راحت آجاتی ہو واللہ دلِ وحشی کو — بزمِ میلاد میں جسدم کہ چلا جاتا ہوں

دل کا مقصد نہ ملا آگیا پیغام اجل — ہائے محروم مدینہ سے رہا جاتا ہوں

نمبر ۱۲۹ — حال میں اپنا کہوں آپ سے کیا ای سرور / تشنہ دید ہوں پژمردہ ہوا جاتا ہوں — شعر ۷

پھنس رہا ہوں آجکل کس گردشِ تقدیر میں — ہو کے خادم آپکا یا شاہ عالمگیر میں

دیکھکر قرآن میں تعریف شاہ دو جہاں — ہے قلم لرزہ میں اور طاقت نہیں تقریر میں

ہے یہی کافی کہ نامِ مصطفےٰ لیتا ہوں میں — دولتِ دیدار ہے کس کے بھلا تقدیر میں

غیر ممکن ہے کہ چھوٹ جائیگا روزِ حشر تک — پھنس گیا ہی جو نبی کے عشق کی زنجیر میں

خواب ہی میں جلوۂ دیدار دکھلاتے حضورؐ — ہوتی یہ نعمت محبوؐ گر مری تقدیر میں

ہو گیا انگشت کے ہلنے سے دو ٹکڑے قمر — ہے کہاں طاقت بھلا یہ خنجر و شمشیر میں

نمبر ۱۳۰ — خاک میں سونا ہے سرور ایکدن جا کر تمہیں / وقت کیوں کرتے ہوں ضایع قصر کی تعمیر میں — شعر ۵

کون کہتا ہے مرے دلمیں تری یاد نہیں — مجھسا الفت میں تری کوئی بھی برباد نہیں

صدمۂ جور فلک ہائی اُٹھائے کبتک — موم دل ہے مرا یارو کوئی فولاد نہیں

کس طرح حسن حسینونپہ مرا دل آئے — اس پرستان میں کوئی تجھسا پریزاد نہیں

عشق بازی میں نہ کیوں جان گنوا دوں بھلا — تیرے عشاق میں مجھسا کوئی برباد نہیں

خواجۂ ہند ولی اب تو خبر لو جلدی

نمبر ۱۳۱ | سنتے کیوں سرور عاجز کی ہو فریاد نہیں | **شعر ۷**

نگاہِ ناز کا مارا ہوا ہوں — اِک حیلہ ساز کا مارا ہوا ہوں

نہ وعدہ وصل کا پورا ہوا ہے — میں اک دم باز کا مارا ہوا ہوں

ہر اک شے میں دکھاتا ہے وہ جلوا — کرشمے ساز کا مارا ہوا ہوں

مئے وحدت پلادے مجکو ساقی — بتِ دم باز کا مارا ہوا ہوں

ہیں قاتل عاشقوں کے ناز و غمزے — ترے انداز کا مارا ہوا ہوں

نہ ترسا اب سنا آواز قُلقُل — میں اس آواز کا مارا ہوا ہوں

نمبر ۱۳۲ | زباں پر ہاؤ ہو سرور ہے جاری
کسی کے ناز کا مارا ہوا ہوں | **شعر ۵**

اے محبو میں غلامِ حضرت شبیرؓ ہوں — مجرئی اور آپکا میں عاشق دلگیر ہوں

مصطفےؐ سا نانا اور بابا علیؓ ماں فاطمہؓ — وصف میں شبیرؓ کے میں صورتِ تصویر ہوں

ہاں ذرا آنکھوں سے آنسو سا معینو ہوں رواں — کرتا اب فکرِ جناب اصغرؑ بے شیر ہوں

یا شہ کربل مری جلدی سے لو آکر خبر — بیکسی و مفلسی میں ہو رہا تشہیر ہوں

نمبر ۱۳۳ | گردشِ تقدیر نے سرور ستایا ہے بڑا
مشتہر میں بھی ہوا خوابیدۂ تقدیر ہوں | **شعر ۹**

ساقیا میں تو جو میخوار ہوں تو تیرا ہوں — تیرے میخانہ میں سرشار ہوں تو تیرا ہوں

باغ عالم میں کوئی گل نہیں مرغوب مجھے — ہاں میں بلبل سرِ گلزار ہوں تو تیرا ہوں

نقدِ دل ہاتھ میں سر میں ترا سودا ہے بھرا — سر بازار خریدار ہوں تو تیرا ہوں

ہے زلیخا تو فدا حضرتِ یوسفؑ پہ اگر — چاہنے والا میں اے یار ہوں تو تیرا ہوں

میں بھی مشتاق ہوں اُس برقِ تجلی کا صنم
مثلِ موسیٰ کے طلبگار ہوں تو تیرا ہوں

ترا دل چاہے سو کر سر ہے ترے قدموں پر
میں مرے جان گنہگار ہوں تو تیرا ہوں

ایک دل حسرتیں لاکھوں ہی بھری ہیں اسمیں
گر محبت میں گرانبار ہوں تو تیرا ہوں

کس لئے کہتے ہیں واعظ مجھے غافل افسوس
گو کہ میں غافل و ہوشیار ہوں تو تیرا ہوں

نمبر ۱۳۴

التجا کرتا ہوں ہر وقت خدا سے سرور
میں بھی اک بندۂ نادار ہوں تو تیرا ہوں

شعر ۹

میں قدرتِ قادر ایدلا دیکھ رہا ہوں
دکھلائیے مجھے دیکھئے کیا دیکھ رہا ہوں

میں اور ترا عشق کجا ذرہ کجا ماہ
یہ اپنے مقدر کا لکھا دیکھ رہا ہوں

فرقت میں ترے رہتے ہیں بس نالہ و شیون
راحت مجھے کب دیگا خدا دیکھ رہا ہوں

ہو دولتِ مقصود عطا اے مرے عاطی
میں طالب اکرام و عطا دیکھ رہا ہوں

اے ابرِ محیطِ فلکِ لطفِ الٰہی
میں تیری طرف یاس زدا دیکھ رہا ہوں

کی ہے وہ عطا چشمِ بصیرت مجھے حق نے
ہر سمت تجھی کو بخدا دیکھ رہا ہوں

ہے دیر و حرم میں تو ہی موجود خدایا
ہر رو یونہیں تجھکو ہی ملا دیکھ رہا ہوں

اے ساقیِ توحید ترے حسن کا صدقہ
میں جامِ حقیقت کا مزا دیکھ رہا ہوں

نمبر ۱۳۵

ہے عاجز و قاصر یہ ترا بندۂ سرور
کب ہوگا کرم اسپہ ترا دیکھ رہا ہوں

شعر ۷

عطا ہو جامِ وحدت ساقیا میخوار بیٹھے ہیں
کسیکے عشق کی کھائے ہوئے تلوار بیٹھے ہیں

فنا کا اور بقا کا راستہ کب بند ہوتا ہے
کروڑوں جا چکے ہم بھی یہاں تیار بیٹھے ہیں

کرم کر لطف کر ہمپر ترے بندے ہیں ہم یارب
وصالِ یار سے مسرور کر بیزار بیٹھے ہیں

تو بخشے یا نہ بخشے ہم گناہ دن رات کرتے ہیں
رحیمی پر تیرے بیفکر اے غفار بیٹھے ہیں

سنائیں درد دل جا کر کسی کو کون یہاں اپنا ہے
ہوئے اپنے پرائے سب یہاں بے یار بیٹھے ہیں

کہیں جاتی ہے دنیا سی کسی کے ساتھ یہ دولت
عبث پھولے ہوئے اس پر یہاں زردار بیٹھے ہیں

نمبر ۱۳۶

رضا پر اسکی ہمتو ہر طرح راضی ہیں اے سرور
جھکائے اپنی گردن زیر پائے یار بیٹھے ہیں

شعر ۹

ہم زباں سے نکوئی کام لیا کرتے ہیں
ہاں مگر نعت شہ پاک پڑھا کرتے ہیں

جو تری زلف کے سودے میں رہا کرتے ہیں
انکو دیوانہ جو کہتے ہیں برا کرتے ہیں

مستحق کیوں نہوں وہ بادۂ کوثر کے بھلا
ساغر عشق پیمبر جو پیا کرتے ہیں

اب تو پہنچائے خدا ہمکو مدینہ میں شتاب
جب کوئی کرتے ہیں ہمتو یہ دعا کرتے ہیں

حور و غلمان پس مردن وہی پائینگے دلا
جان و مال اپنا جو حضرت پہ فدا کرتے ہیں

انکا مداح خداوند دو عالم ہوگا
جو بشر تیری دل و جاں سے ثنا کرتے ہیں

میری سرکار سے حالت میری کہہ دے جلدی
التجا تجھسے یہ اے باد صبا کرتے ہیں

حضرت چرخ مدینہ نہیں جانے دیتے
آپ عشاق پہ ناحق یہ جفا کرتے ہیں

نمبر ۱۳۷

نار دوزخ میں ہمیشہ وہ جلینگے سرور
آپکے وصف سے جو لوگ جلا کرتے ہیں

شعر ۵

سوکھکر کانٹا ہوا ہوں میں فراق یار میں
اے صبا پہنچل اڑا کر کوچۂ دلدار میں

اب تو دکھلا دے رخ انور مجھے اے مہرباں
ہے مریض ہجر کی صحت ترے دیدار میں

ہو گئی مرغوب صحرای مدینہ کی فضا
دل نہیں لگتا ہے میرا ہند کے گلزار میں

لے خبر رشک مسیحا آکے تو اب تو مری
دیکھ کس حالت کو پہنچا ہوں ترا بیمار میں

نمبر ۱۳۸	عشق دلدار حقیقی کا مرے دلکو ہوا گلرخانِ دہر کا سرور نہیں بیمار میں	شعر ۵

جو ثنا حضورؐ کی ہو رقم یہ تو تاب جن و بشر نہیں
ہے رسائی آپکی اُسجگہ جہاں وہم کا بھی گذر نہیں
گئے اُس مقام میں مصطفےٰ نہ گذر کسیکا ہوا جہاں
کہا سب نے شوق سے مرحبا ہوا ستا کوئی بشر نہیں
مجھے معجزہ یہ دکھایئے مجھے خواب میں نظر آیئے
مجھے شیدا اپنا بنایئے مجھے اور مدِّ نظر نہیں
تمہیں دیکھوں گرچہ میں یا نبیؐ تو بر آئیں آرزوئیں سب مری
ہو نظر کرم کی ادھر کبھی مجھے چین آٹھ پہر نہیں

نمبر ۱۳۹	جو نہ پوچھا آپ نے یا نبیؐ بھلا کون لیگا خبر مری ہے یہ کیا نحوستِ بخت کی کہ جو سرور اُنکو خبر نہیں	شعر ۷

کوئی شے اُس یار سے خالی نہیں
قول میرا راست ہے جعلی نہیں
اچھوں کو پستی بُروں کو ہے عروج
کیا زمانے کو یہ پامالی نہیں
نفس سرکش کے پڑے پھندے میں ہم
کیا یہ سر پر کچھ بلا کالی نہیں
ہے ابھی جائے کی طیبہ کے دعا
وصل کی بنیاد تو ڈالی نہیں
کیا دکھاؤں چال تجھکو اے فلک
سادا لوح ہوں میں کوئی جالی نہیں
شاعری کا تو نہیں دعوی اُسے
سرور اجمیری ولے خالی نہیں

ہمصفیرو کیوں کہا ساحر اُسے

نمبر ۱۴۰	سرور اجمیری ہے بنگالی نہیں	شعر ۹

گئے جبکہ شہنشاہ ارض و سما اک دہوم سے لاکے مکانمنیں
نکسو ہے چندر لجا کو سکھی یا ہی شور بہیو آسمانمین
جو سوار براق پہ ہوکے نبی گئے سوئے خدا یہ دہوم بہی
دیکھو دیکھو وہ آئے عرب کے دہنی آتی بہتی صدا یہ کانمنیں
معراجکی شب وہ پیارے نبی جا ساتوں فلک کی سیر کرے کی
کچھو جیج نہ لاگی ایری سکھی یا چھے آپ پدہارے آنمنیں
کہے حال صبا دل زار بگو ناہی لاگت ہے جیا مورا پیا
کبہی سپنے میں درشن موکو دکھایا بلا ہی لو عربستانمین
ہوئی شیدا زلیخا جو یوسف پہ یہاں خلق خدا ہے فدا جپر
بہیو عاشق خاص خدا جپہر بہلا ایسا کہاں انسانمنیں
رفتم بکجا بہ تلاش شما ناہی پاوت ہے موہے ڈہونڈا گریا
اب موکو تہارے دوارے بُلا بچین ہوں ہندوستانمنیں
کا ہے در در موکو پھراوت ہو درشن بن نت ترساوت ہو
تم پیارے حق کے کہاوت ہو بُلا موہے عربستانمنیں
لولاک لما فرمود خدا ہو موسے ادا کب تمری ثنا
اے رسولِ خدا شہ ہر دو سرا لکھی نعت تہاری قرآنمنیں

نمبر ۱۴۱	بہو آپکو چاکر یو سرور پایہ را کہو دیا کی آپ نجر یا کی لیجو آکر جلد کہبر شہا محشر کے میدانمنیں	شعر ۵

ای محبؔو ہو گئی جبکو دلائے گیارہویں
کیوں نہ اُسکو پھر مزا اسکا دکھائے گیارہویں

جو کہ اسکی کرتے ہیں توقیر جان و مال سے
کیوں نہ وقت بیکسی کام اُنکے آئی گیارہویں

سنکروں نے گیارہویں کی قدر کچھ سمجھی نہیں
دیکھو حکم سرور دیں ہے برائے گیارہویں

ہر مہینے اسکو جو کرتا ہے ذوق و شوق سے
بات بگڑی کیوں نہ پھر اُسکی بنائے گیارہویں

نمبر ۱۴۲	غوث اعظمؒ کی محبت کا ہے گر دعوی تجھے تو بھی ای سرور کیا کر جو بن آئے گیارہویں	شعر ۱۱

ہیں کب سے منتظر ہوں یہاں اُنکی راہ میں
پہنچے کہے وہ دیر کہے خانقاہ میں

یارب یہی دعا ہے تری بارگاہ میں
رکھ مجکو تو پناہ رسالت پناہ میں

نفس لعیں نے آنکے گھیرا ہے سطرح
رکھنا خدائے پاک تو اپنی نگاہ میں

اللہ ہی جانتا ہے مجھے کچھ خبر نہیں
کیا جانے کیا لکھا مرے بخت سیاہ میں

راہ فلاح دیکھیں گے زنہار وہ کبھی
چلتے ہیں جو بشر کہ تکبر کی راہ میں

حور و پری کی چاہ سے چاہت نہیں مجھے
ڈوبا ہوا ہوں میں کسی یوسفؑ کی چاہ میں

اپنی برہنہ پائی کا کچھ غم نہیں مجھے
کانٹے چبھیں بہ شوق مدینہ کی راہ میں

کوئی کریگا اُنکی نہ عزت جہان میں
جو لوگ ہیں حقیر تمہاری نگاہ میں

اُنکی نظر تو کام یہاں کر گئی تمام
کچھ بھی نہیں اثر ہے مری آہ آہ میں

ایدل یہ ہانا آپ ہوا اُس شوخ پر فدا
آنے نہ پائے فرق مگر رسم و راہ میں

نمبر ۱۴۳	ہے منفعل بہت ہی یہ سرور گناہوں سے کسطرح آئیگا یہ تری بارگاہ میں	شعر ۷

معراجکی یہ شب ہے ہمیشہ اُٹھو اُٹھو
حقنے بلایا تمکو فلک پر اُٹھو اُٹھو

روح الامیں حضورؐ کی خدمت میں آیا بہر
لیکر براق ای مرے سرورؐ اُٹھو اُٹھو

مشتاق دید کا ہوا اللہ آپ کے
فرمائیگا دیر نہ دلبر اُٹھو اُٹھو

اُمت کے اپنے جرم خدای کریم سے
بخشاؤ چل کے شافع محشر اُٹھو اُٹھو

افواج پیشوائی کو آئی فرشتوں کی
دونو جہان کے والی وافسر اُٹھو اُٹھو

عرش بریں سجایا گیا آپ کے لئے
چلکر کے سیر کیجے فلک پر اُٹھو اُٹھو

نمبر ۱۴۴	محشر میں عرض کرنا یہ سرور حضور سے بہر شفاعت آج پیمبرؐ اُٹھو اُٹھو	شعر ۵

دکھلادے یا خدا رخ شاہ انام کو
پہنچادے باغ طیبہ میں تو اس غلام کو

افسوس اس جہاں سے حسرت یہ چلے
دیکھا نہیں کبھی شہ والا مقام کو

باد صبا مدینہ میں تیرا گذر جو ہو
پہنچا خدا کے واسطے میرے سلام کو

بیٹھو نہ چپ حضورؐ کی محفل میں دوستو
جانو ہے فرض پڑہنا درود و سلام کو

نمبر ۱۴۵	سرور یہاں سے عشق نبیؐ لیکے جائیو تا کام آئے آپ کے روز قیام کو	شعر ۵

اب مدینہ میں بلالو شہ اکرمؐ مجھ کو
مار ڈالیگا نہیں ہجر کا یہ غم مجکو

رغبت خلد دلاتا ہے عبث ای واعظ
یاد یثرب کی فضا رہتی ہے ہر دم مجکو

شکر اللہ کا تا زیست کرونگا دل سے
روضۂ شاہ پہ پہنچائیگا جبدم مجکو

فرقت احمدؐ مختار کا مارا ہوں میں
چین لینے دو نکیرین کوئی دم مجکو

نمبر ۱۴۶	مدح خوانِ شہ ابرار ہوں میں ای سرور للہ الحمد نہیں فخر یہ کچھ کم مجکو	شعر ۵

ساقیا جام حقیقت وہ پلادے مجکو — بے خبر ہستی سے جو اپنے بنادے مجھکو

جس طرح طور پہ موسیٰؑ کو دکھایا جلوہ — لطف سے جلوہ یونہیں اپنا دکھادے مجھکو

ڈھونڈھنے جاؤں اگر تیرا پتہ ہو معلوم — اپنے رہنے کا ٹھکانا تو بتادے مجھکو

کب سے میں بحر محبت میں ہوں غوطے کہاتا — ساحل وصل پہ جلد اب تو لگادے مجھکو

بحر عصیاں میں نہو غرق یہ سرور تیرا
عرض کرتا ہے یہ اب پار لگادے مجھکو

نمبر ۱۴۷ — شعر ۷

اللہ کرے مدینہ کو جانا شتاب ہو — جلدی کہیں دعا یہ مری مستجاب ہو

کیا ہمکو روز حشر کا پہر دغدغہ ہے — جب مہرباں شافع روز حساب ہو

ہوں کس زباں سے آپکے اوصاف یا نبیؐ — واللہ سب رسولونمیں تم انتخاب ہو

سایہ فگن ہو دامن رحمت حضورؐ کا — جب گرمیونپہ حشر کے دن آفتاب ہو

رہجائیں دلکو تھام کے یوسفؑ جو دیکھ پائیں — واللہ وہ حسینونمیں تم لاجواب ہو

شرمندگیٔ جرم سے ہوں بسکہ منفعل — مجھپر نگاہ لطف و عنایت شتاب ہو

جلوہ احمد کا دیکھ لوں سرور میں سر بسر
احمدؐ سے دور میم کا گرچہ نقاب ہو

نمبر ۱۴۸ — شعر ۹

یا نبیؐ روضۂ اقدس پہ بلاؤ مجھکو — جیتے جی گلشن فردوس دکھاؤ مجھکو

تلخیٔ نزع سے بیچین ہوا جاتا ہوں — یا نبیؐ شربت دیدار پلاؤ مجھکو

سختیٔ گور سے دم ناک میں آیا میرا — یا معین دو جہاں آکے بچاؤ مجھکو

ہوں سوالونمیں نکیرین کے بیحد مضطر — از رہ لطف جواب انکا سکھاؤ مجھکو

پھونک ڈالی وہیں خورشید قیامت شاہا — اپنے دامن میں اگر تم نہ چھپاؤ مجھکو

کون پھر گلشن فردوس میں جانے دیگا	اپنے ہمراہ جو تم لیکے نہ جاؤ مجھکو
ہر گنہگار قیامت میں یہ کہتا ہوگا	یا رسولؐ عربی آکے بچاؤ مجھکو
چل بلاتے ہیں محمدؐ یہاں بیٹھا کیا ہے	مژدہ لاکر کبھی یاروں یہ سناؤ مجھکو

نمبر ۱۴۹	روز و شب یاد مدینہ میں ہے گریاں سرمدؔ اپنے روضہ پہ طلب کرکے پہناؤ مجھکو	شعر ۵

روے احمدؐ میں ہیں عاشق کے لئے شمشیر دو

ہیں یہاں آئینۂ وحدت میں یہہ تصویر دو

ہیں نگاہِ شہؐ میں میری جان و دل دونوں فدا

ایک ناوک سے ہوئے ہیں دیکھئے نخچیر دو

یا قضا آئے یا مل جائے مجھے وصلِ حضورؐ

ہیں مریضِ ہجر کی بہتر یہی تدبیر دو

ہیں محی الدینؓ معین الدینؒ دو آقا مرے

ایک میں طالب ہوں اور دیکھو ہیں میرے پیر دو

نمبر ۱۵۰	ہیں زمین و آسماں سرمدؔ کے یہ دونوں رقیب دشمنِ جاں ہیں مرے یہ شاہ عالم گیر دو	شعر ۵

اے سلامی روضۂ شبیرؓ چل کر دیکھ لو	اور رسولؐ پاک کی تصویر چلکر دیکھ لو
کیا خطا تھی اصغرؑ معصوم کو مارا جو تیر	غم سے حالت حضرت شبیرؓ چلکر دیکھ لو
شور تھا دونوں جہاں میں جب ہوئے آقا شہید	لوہو سے حضرت شہؓ دلگیر چلکر دیکھ لو
ننھے ننھے بچے دونوں مسلمؑ ذی جاہ کے	رنج حارث دیتا ہے بے پیر چلکر دیکھ لو

نمبر ۱۵۱ — اے صبا کہنا جناب سرور کربل سے یوں / حالت سرور شہؑ دیگر چل کر دیکھ لو — **شعر ۵**

اب تو دکھلائیے دیدار خدارا مجھکو — ہجر نے آن کے اب جان سے مارا مجھکو

کون پوچھیگا اگر تمنے نہ پوچھا مولا — ہے ٹھکانہ کہاں گر تمنے بسارا مجھکو

مفلس و عاجز و نادار ہیں ہوں یا ہادی — اب یا آپکا خالق نے سہارا مجھکو

دربدر پھر کے بہت ہوچکا حیران ہیں شاہا — کیا ہی مشکل سے ملا در یہ تمہارا مجھکو

نمبر ۱۵۲ — پردہ دوئی ابھی آنکھوں سے ہو سر بسجدا / اک ذرا اُنکا اگر ہووے اشارا مجھکو — **شعر ۷**

ترا وسیلہ جو ہوتا نہ مصطفیٰ مجھکو — تو کون حشر میں پھر پوچھتا بھلا مجھکو

بہت ہی ہند میں بیتاب ہے دل غمگیں — مدینہ طیبہ میں پہنچائے کبریا مجھکو

ہے خفتہ طالع خفتہ مرا جگا دیجئے — دکھا کے اپنا رخ پاک مصطفیٰ مجھکو

مدد کو آئی فوج فراق نے گھیرا — سنبھالو جلد خدا کے لئے شہا مجھکو

نہ باغ خلد میں جانیکا نام بھی لونگا — دکھا دو گر چہ مدینہ شہ ہدا مجھکو

نہیں ہے چاہ حسینوں کی کچھ مرے دل میں — مگر ہے عشق تمہارا ہی مصطفیٰ مجھکو

نمبر ۱۵۳ — مدینہ کیوں نہیں پہنچاتی ہے بھلا قسمت / لئے ہی پھرتی ہے سرور یہ جابجا مجھکو — **شعر ۷**

سلامی رتبہ شبیرؑ دیکھو — ہوئے ہیں قتل بے تقصیر دیکھو

تعجب ہے محمدؐ کے نواسے — دکھائیں سختیاں بے پیر دیکھو

دعا تھی لب پہ یارب بخش اُمت — چلی جب حلق پہ شمشیر دیکھو

بہت روئے تھے شاہ کربلا بھی	لگا اصغرؓ کے جسدم تیر دیکھو
گئے جو نہر پہ پانی کو عباسؓ	نہ آئے پھر کے وہ دلگیر دیکھو
جو روئیگا غم آل نبیؐ میں	ملیگی خلد میں جاگیر دیکھو

نمبر ۱۵۴	ہوا غل دونوں عالم میں یہ سرور چلے رنکو شہؑ دلگیر دیکھو	شعر ۷

خدا قرآن میں واصف ہے تمہارا یا رسولؐ اللہ
لکھیں کچھ وصف کیا منہ ہے ہمارا یا رسولؐ اللہ
اگر سو جان بھی ہوویں تو میں قربان کروں بہتر
عجب نام مبارک ہے تمہارا یا رسولؐ اللہ
غمِ دریا میں کشتی آ پھنسی ہے ناخدا تم ہو
کنارے اُس کو پہنچا دو خدارا یا رسولؐ اللہ
در دولت پہ حاضر میں بھی ہو جاؤں مرے آقاؐ
ذرا سا بھی اگر کر دو اشارا یا رسولؐ اللہ
کیا مختار تمکو حق تعالی نے خدائی کا
ہے فرمان خلق پر جاری تمہارا یا رسولؐ اللہ
نزع میں گور میں محشر میں اور ہر ایک مشکل میں
تمہارا ہے ہر اک جا پر سہارا یا رسولؐ اللہ

نمبر ۱۵۵	نکیرین آنکر واپس چلے جائینگے اے سرور اگر میں دیکھکر اُن کو پکارا یا رسولؐ اللہ	شعر ۷

بخت خوابیدہ کو میرے جو جگائے اللہ ۔۔۔ خواب میں روے محمدؐ کو دکھائے اللہ

حمد خالق کی جو کچھ ہووے تو حضرت سے ہو ۔۔۔ نعت ہو کس سے محمدؐ کی سوائے اللہ

چشم وا حور جناں پہ وہ کریگا کیا خاک ۔۔۔ جسکو دیدار محمدؐ کا دکھائے اللہ

چل مدینہ کو بلاتے ہیں محمدؐ تجھکو ۔۔۔ کوئی مژدہ یہ مجھے آکے سنائے اللہ

لطف سے اُسکی خطائیں تو عفو کر دینا ۔۔۔ بزم میلاد محمدؐ میں جو آئے اللہ

پھنس گئی کشتی ہے دریائے معاصی میں مری ۔۔۔ ناخدا ہیں شہؐ دیں پار لگائے اللہ

نمبر ۱۵۶	ابھی ہو جائے مدینہ کو روانہ سرور جذبۂ دل جو ترا بنا دکھائے اللہ	شعر ۵

کون ہر سمت نمودار ہے اللہ اللہ ۔۔۔ جلوہ گر کیا در و دیوار ہے اللہ اللہ

کیا ہی عشاق کو دکھلائے کرشمے اُسنے ۔۔۔ اُس سا کوئی نہ طرحدار ہے اللہ اللہ

چاند و سورج سے بھی شان اُسکی نظر آتی ہے ۔۔۔ روز و شب کیا ہی نمودار ہے اللہ اللہ

میں گنہگار سیہ کار ہوں بندہ تیرا ۔۔۔ پر تو کیسا مرا ستار ہے اللہ اللہ

نمبر ۱۵۷	سرور عاصی ہے تری ذات ہے رحمٰن و رحیم رحم اسپر ترا درکار ہے اللہ اللہ	شعر ۷

حمد رب العلی ہے بسم اللہ ۔۔۔ ورد ہر دم مرا ہے بسم اللہ

درد عصیاں کیواسطے ہمکو ۔۔۔ کیا ہی نسخہ ملا ہے بسم اللہ

جسقدر سورتیں ہیں قرآں میں ۔۔۔ تاج سبکا بنا ہے بسم اللہ

مشکلیں حل نکیوں مری ہووں ۔۔۔ جبکہ مشکل کشا ہے بسم اللہ

لوح پر دیکھیے قلم نے بھی ۔۔۔ سب سے پہلے لکھا ہے بسم اللہ

بحر عصیاں کا اب نہیں غم ہے	اپنی جب ناخدا ہے بسم اللہ

نمبر ۱۵۸	روز محشر وسیلہ لے سرور مصطفیٰ کا ہے یا ہے بسم اللہ	شعر ۵

یا حبیبِ خدا رسول اللہ	یا نبیِ مصطفیٰ رسول اللہ
خوف کیا مجھکو روز محشر کا	ہیں مرے پیشوا رسول اللہ
شیفتہ تھی زلیخا یوسف پر	آپ پر ہے خدا رسول اللہ
ہے خدا کی قسم کہاں کوئی	آپ سا دلربا رسول اللہ

نمبر ۱۵۹	حاجتیں پوری کیوں نہوں سرور ہیں جو حاجت روا رسول اللہ	شعر ۵

اے فلک مجکو ستا لے اور کچھہ	رنگ جو لانا ہو لا لے اور کچھہ
پھر وہ وصل دلربا ہے اور ہم	گردش قسمت ستا لے اور کچھہ
اے غمِ طیبہ بہت حیران ہوں	پڑ گئے ہیں جان کے لالے اور کچھہ
بردہ میں یا شاہ تیرا ہو چکا	دل میں جو آئے بنا لے اور کچھہ

نمبر ۱۶۰	آزما رکھا ہے سرور سب کو بس دل جو چاہے آزما لے اور کچھہ	شعر ۵

شان حضرتؐ کی عجب شان ہے ماشاء اللہ	عقل کی عقل بھی حیران ہے ماشاء اللہ
شیفتہ آپ پہ خلاق دو عالم ہی ہوا	کیا ہی رتبۂ شہؐ ذیشان ہے ماشاء اللہ
جبکہ مداح ہی اللہ تعالیٰ اُن کا	میں لکھوں وصف یہ امکان ہے ماشاء اللہ
ہے دل و جاں سے جو یوسف پہ زلیخا شیدا	تجھ پہ خود خالق یزداں ہے ماشاء اللہ

نمبر ۱۶۱	حشر میں بخشش اُمت ہو بمقدم سرور حق سے یہ آپکا پیمان ہے ماشا اللہ	شعر ۵

یاد اُس کی دل اپنے سے بہلائی نہیں جاتی
یہ دولتِ اُلفت ہے گمائی نہیں جاتی
آنکھ اور کسی بت سے لڑائی نہیں جاتی
قسمت کی لکھی بات مٹائی نہیں جاتی
اُس شوخ کی شوخی و شرارت نے ہے مارا
تہمت یہ قضا تجھ پہ لگائی نہیں جاتی
اک روز چلے جائینگے بغداد کی جانب
اس ہند میں تکلیف اُٹھائی نہیں جاتی

نمبر ۱۶۲	ہاں شوق مدینہ کا ہے دل میں مرے سرور بات اور کوئی ہمسے بنائی نہیں جاتی	شعر ۵

میری جانب بھی کبھی بندہ پرور دیکھئے	حال کیا میرا ہوا ہے پیمبر دیکھئے
ہوں میں کشتہ ناز کا اے ناز پرور آپ کے	اس شہید ناز کو اے ناز پرور دیکھئے
ہوں یہاں مہماں ہے مہماں نوازی بھی ضرور	اپنے مہماں کی طرف مہماں پرور دیکھئے
آپ وصلت سے تو یہ البتہ ہٹ جائے ابھی	داغ فرقت کا لگا ہی ہے دلبر دیکھئے

نمبر ۱۶۳	اندنوں حالت مری کچھ اور ہی سرور رہی عرض کرتا ہے مری جانب بھی سرور دیکھئے	شعر ۵

رخ پُر نور دکھلاؤ محی الدین جیلانیؒ	کرم یہ مجھپہ فرماؤ محی الدین جیلانیؒ

سناؤں حالِ دل اپنا کسے جا کر میں اے شاہاؒ
مرا ہے کون بتلاؤ محی الدین جیلانیؒ

پریشاں ہجر میں دل ہے خدارا لطف فرما کر
مجھے خدمت میں بلواؤ محی الدین جیلانیؒ

جلوں کبتک تپ فرقت میں فرماؤ مری آقا
کبھی رویا ہی میں آؤ محی الدین جیلانیؒ

نمبر ۱۶۴ — شعر ۷

بھلا رشکِ ارم کیوں کر نہ ہووے خانۂ سرورؔ
جو تم تشریف لے آؤ محی الدین جیلانیؒ

لکھوں توصیف کے خیر الوریٰؐ کی
زباں لاؤں کہاں سے کبریا کی

یہ محفل ہے محمدؐ مصطفیٰؐ کی
حبیبِ کبریا صلِ علیٰ کی

بناؤں دیدۂ ایماں کا سرمہ
جو پاؤں خاکپائے مصطفیٰؐ کی

میں سمجھوں گا ہوئی معراج مجکو
زیارت ہو جو محبوبِ خدا کی

نہوتا کچھ نہ ہوتے گر پیمبرؐ
بنا ہے آپ سے ارض و سما کی

قرآں نازل کیا خالق نے اُنپر
یہ ہے شانِ نبیؐ صلِ علیٰ کی

نمبر ۱۶۵ — شعر ۷

ابھی ہو جاؤں یثرب کو روانہ
جو ہو سرورؔ عنایت مصطفیٰؐ کی

اے ساقیٔ رنگین ترے میخوار ہمیں تھے
اور بادۂ وحدت کے طلبگار ہمیں تھے

تکلیف تھی گو ہمیہ تری ہجر کی بیحد
ہر وقت مگر طالب دیدار ہمیں تھے

اُلفت میں تری جان جہاں شوق سے تیار
کٹوانیکو گردن سر بازار ہمیں تھے

لیکر کے زر نقد دل و جاں کو پیارے
بازار محبت میں خریدار ہمیں تھے

ساقی نے کبھی جام محبت نہ پلایا
دنیا میں مئے عشق کے میخوار ہمیں تھے

غیر و نپہ ہوا کرتی ہے ہر وقت عنایت
فرقت کی مصیبت کے سزاوار ہمیں تھے

نمبر ۱۶۶

صد حیف کہ پوچھا نہ مرے حال کو سرور
عشاق میں اُس شوخ کے بیکار ہمیں تھے

شعر ۵

سیر فردوس کو جسدم مرے سرور نکلے
غل دو عالم میں ہوا مہر سنور نکلے

ہوویں ارمان دل زار کے پورے یارب
سوئے یثرب جو زیارت کو یہ کمتر نکلے

عاصیوں پیاس بجھائینگے قیامت میں حضور
للّٰہ الحمد کہ وہ ساقی کوثر نکلے

روز محشر کا ہمیں خوف بھلا کیا ہوگا
اپنے محبوب خدا شافع محشر نکلے

نمبر ۱۶۷

یا نبیؐ بے سر و ساماں ہے تمہارا خادم
کس طرح بہر زیارت کہو سرور نکلے

شعر ۵

جو سُرخ رنگ فلک صبح و شام ہوتا ہے
کسیکا خون ہے یہ مشہور عام ہوتا ہی

دم اخیر ہے دے ساقیا کوئی ساغر
ہماری عمر کا لبریز جام ہوتا ہے

حضور بھولے ہیں ایسے غریب بیکس کو
نہ خواب میں بھی سلام و پیام ہوتا ہے

نہ اُسکو جنتِ فردوس کی ہی کچھ پروا
تمہاری کوچہ میں جسکا مقام ہوتا ہی

نمبر ۱۶۸

یہ سب طفیل ہے سرور جناب بیخود کا
کلام جو ترا مقبول عام ہوتا ہے

شعر ۵

ایدلا دنیا کا سب یہ کارخانہ چھوڑ دے
جز خدا و مصطفےٰؐ دل کا لگانا چھوڑ دے

جان لے مثل حباب اس ہستی کو اپنی دلا
جانے سے پہلے ہی تو سارا زمانہ چھوڑ دے

اے فلک ہر دم ستاتا ہی تو ہمکو کیوں بھلا
عاشقوں کو خاک میں اب تو ملانا چھوڑ دے

دیر کیا ہے اب تو جام وصل دے بہر خدا
آتش فرقت سے بس دلکو جلانا چھوڑ دے

پائیگا اک روز دھوکا دیکھنا سرور ضرور

نمبر ۱۶۹	گر بھلا تو چاہتا ہے یہ زمانا چھوڑ دے	شعر ۷

ساقیا ہمپہ تری جبکہ عنایت ہوگی — مے وحدت سے وہیں سیر طبیعت ہوگی
آپکا رخ ہو جدھر ساری خدائی ہو اُدہر — آپ جو روٹھے قیامت پہ قیامت ہوگی
بردۂ احمدؐ مختار بنایا حق نے — حشر کے روز مرے حال پہ رحمت ہوگی
گو گنہگار ہوں پر خوف نہیں ہے مجھکو — سرورؐ دین کی قیامت میں عنایت ہوگی
غم فرقت کوئی دم اور ستالے مجھکو — پھر وہی وصل میسر وہی راحت ہوگی
اپنے خدامو نمیں داخل مجھے کر لیجئے اگر — یوں تو ہاں دونوں جہاں میں مری عزت ہوگی

نمبر ۱۷۰	ہمدمو جلد خبر لیجئے اب سرور کی ورنہ فرقت میں مری اور ہی حالت ہوگی	شعر ۵

یا خدا تیری خدائی دیکھ لی — جب سے شانِ مصطفائی دیکھ لی
چرخ پر شق القمر کو کر دیا — آپکی معجز نمائی دیکھ لی
جلوہ گر شانِ اُسکی ہر جانب کو ہے — جسطرف کو آنکھ اُٹھائی دیکھ لی
جب بُرے دن آئے جانی دوست نے — چال کیا اپنی دکھائی دیکھ لی

نمبر ۱۷۱	کام آتا ہے نہ سرور کوئی بھی خوب یہ بات آزمائی دیکھ لی	شعر ۷

یا خداوندا محمدؐ مصطفےٰؐ کے واسطے — خاتمہ بالخیر ہو خیر الوریٰؐ کے واسطے
مدعا دل کا مرے اتبو عنایت کر مجھے — یا خداوندا تو اپنے دلربا کے واسطے
نام پر تیرے فقیری لی ہے میں نے ای خدا — کھول دے اپنا خزانہ مجھ گدا کے واسطے
آشنائی کے لئے اک آشنا تو ہے مرا — ہے وہاں کون آشنا نا آشنا کے واسطے

سختی نزع سے میں بچا لینا مجھے	قبر ہو روشن شہ بدر الدجی کے واسطے
کون ہی غمخوار میرا جز ترے اے کبریا	لطف کر مجھ پر تری لطف و عطا کی واسطے

نمبر ۱۷۲	التجا مقبول کر لے یا خدائے ذوالجلال ہاتھ سرور نے اٹھائے ہیں دعا کے واسطے	شعر ۵

حضرت دل یوں نہ بس ہمکو ستایا کیجئے	ہو نہ یوں بیتاب ہمکو بھی رلایا کیجئے
آپ ہی کے واسطے یہ خانۂ دل ہے بنا	بے تکلف آپ اب تشریف لایا کیجئے
حضرت قاصد بیاں کیجئے ہمارا حال دل	اسکے کوچہ میں اگرچہ آپ جایا کیجئے
دیکھ پاؤ گر کسی جا ایدلا اس یار کو	حال بربادی کا رو رو کر سنایا کیجئے

نمبر ۱۷۳	خواجۂ والا مری فریاد سن لیجئے ذرا رحم کچھہ تو سرور عاجز پہ کہایا کیجئے	شعر ۷

عجب صورت رسول اللہ کی حق نے بنائی ہے
کہ جس پر جان و دل سے شیفتہ ساری خدائی ہے

رسول اللہ نے نام خدا وہ حسن پایا ہے
کہ جس پر عاشق و شیدا وہ ذات کبریائی ہے

جہاں سے عشق احمدؐ ساتھ اپنے لیکے جائیگا
اسی کے واسطے فردوس خالق نے بنائی ہے

اسے پرواہ شاہان جہانکی کچھہ نہیں واللہ
در احمدؐ کی حاصل دوستو جس کو گدائی ہے

مثال موم ہو کر آپ کا رکھا قدم دل میں

محبت مرحبا کیا سنگ کے دلمیں سمائی ہے

ملک حور و پری جن و بشر سب ہیں ترے عاشق
خدا نے کیا ہی تیری موہنی صورت بنائی ہے

نمبر ۱۷۴	مدینہ کو خدا پہنچائے جلدی ہند سے سرور ہمارے اس دل وحشی میں بس یہی سمائی ہے	شعر ۵

یہ کام ہمارے گردش ایام کرینگے — برباد ہم ہو کر تجھے بدنام کرینگے
ہے بیٹھی نظر یار اسے دیکھ رہے ہیں — اب اسکے سوا اور بھی کچھ کام کرینگے
مادر کی طرح پہلو میں مرقد نے لیا ہے — اب حشر تک آرام سے آرام کرینگے
ہم وہ نہیں جو عشق سے تیرے کبھی پھر جائینگے — آغاز کیا جسطرح انجام کرینگے

نمبر ۱۷۵	ہے اندنوں برگشتہ وہ بت ہمسے ای سرور تسخیر کوئی کرکے اسے رام کرینگے	شعر ۵

جام وحدت ساقیا ہمکو پلا کر دیکھئے — مست شیدا کو ذرا اپنے بنا کر دیکھئے
دے چکا ہوں دل میں حاضر جان بھی لے لیجئے — گر نہ باور ہو مری گردن اڑا کر دیکھئے
داغ کھا کھا کر دل پر داغ روشن ہو گیا — خانۂ دلمیں ذرا تشریف لا کر دیکھئے
مفت میں کیوں ہجو می کرتے ہو تم ای واعظو — اسکی لذت تو ذرا منہ کو لگا کر دیکھئے

نمبر ۱۷۶	عشق بازوں کو برا کہتے ہو سرور تم ولے آپ بھی کچھ تو مزا اسکا اٹھا کر دیکھئے	شعر ۵

ہردم ہے میرے دلمیں خیال محمدی — یارب دکھا دے مجھکو جمال محمدی
پیدا ہوئے جہاں میں پیمبر بہت ولے — بتلائے کوئی ہمکو مثال محمدی

انگشت اُنکی ہلنے سے شق ہوگیا قمر — دیکھو یہ ادنا سا ہے کمال محمدؐ ی
سچ ہے کہ انبیاؑ ہوئے معجز نما تمام — غالب مگر ہے سب پہ کمال محمدؐ ی

نمبر ۱۷۷ — سرور کبھی تو دولت دیدار پاؤ گے — رکہتے ہو ہر گھڑی جو خیال محمدؐ ی — شعر ۵

مجھپر کرم ترا جو سدا مہربان رہے — کیا خوف مجھکو پھر ستم آسماں رہے
تم تو مقیم خانۂ دلمیں ہمارے ہو — اور در بدر رہے تو ہم اے مہرباں رہے
یا مصطفٰےؐ یہی ہے دعا اپنی رات دن — تکیہ ہمارے سر کا ترا آستاں رہے
بندے کو اپنے اب تو مدینہ بلائیے — یہ کب تلک مقیّد ہندوستان رہے

نمبر ۱۷۸ — سرور نہیں ہے ہمکو قیامت کا کچھہ خطر — ہمتو غلام سرور والا مکاں رہے — شعر ۵

مشتاق ہو نمیں روئے منور دکھائیے — فرقت زدے کو آکے خدارا جلائیے
جب روح میری تن سے جدا ہو و یا نبیؐ — اُسوقت جام وصل کا اپنے پلائیے
منکر نکیر گور میں آکر کریں سوال — کیا دوں جواب اُنکو یہ مجکو بتائیے
ہوتی ہے کشتی بحر گنا ہو نمیں میری غرق — پار اُسکو نا خدائے دو عالم لگائیے

نمبر ۱۷۹ — یہ ہی دعا ہے سرور خستہ کی روز و شب — مجکو مدینہ پاک میں جلدی بلائیے — شعر ۵

سیر افلاک کو جب احمد مختار چلے — غل دو عالم میں ہو سیّد ابرارؐ چلے
ہے ملاقات کا مشتاق اُدہر رب جہاں — اور نبیؐ ہو کے ادہر طالب دیدار چلے
پہنچے جب عرش معلی پہ رسول اکرمؐ — سب نبیؑ دیکھنے کو آپ کا دیدار چلے

کہا رضواں نے کہ کیا عذر کرو نہیں اسدم		سیر فردوس کو خالق کے جو دلدار چلے
نمبر ۱۸۰	سارے ارمان ہوں دل زار کے پورے سرور دیکھنے روضہ جو ہم احمد مختار پہ چلے	شعر ۵

روز یا ہی میں دو چار ہو اُس یار سے ہو جائے
صحت مجھے اس ہجر کے آزار سے ہو جائے
گر دیکھ لے تو کوچہ دلدار کو زاہد
نفرت تجھے فردوس کے گلزار سے ہو جائے
بے مرہم دیدار کے ہو کس طرح صحت
دل زخمی جو اُس ابروئے خمدار سے ہو جائے
ہو آپ کے کوچہ میں جگہہ مجھ کو میسر
سب دور الم اس دل افگار سے ہو جائے

نمبر ۱۸۱	ارمان ہے یہ سرور کا دم واپسیں اتبو سیراب ترے شربت دیدار سے ہو جائے	شعر ۵

حمد جناب خالق اکبر نماز ہے		نعت حضور شافع محشر نماز ہے
جتنی عبادتیں ہیں جناب کریم کی		بے شبہہ سب میں مومنو بہتر نماز ہے
لازم ہے اسکا شوق رکھو دل سے لاتعد		کیا ہی عروس دین کا زیور نماز ہے
مرضی خدائے پاک کی درکار ہو اگر		پڑھ صدق دل سے حکم پیمبر نماز ہے

نمبر ۱۸۲	ڈرنا خدا کے خوف سے ہر وقت ہی ضرور اُسکی رضا جو چاہو تو سرور نماز ہے	شعر ۵

گذارش ہے یہ شاہ کربلا سے
سلامی ہیں جو احمدؐ کے نواسے

بلا تقصیر اے یارو غضب ہے
ہوئے ہیں قتل احمدؐ کے نواسے

نہیں کچھ رحم آیا ظالموں کو
سدہارے خلد کو یونہیں پیاسے

پیا جام شہادت غازیوں نے
ہوئے سیراب جب آب بقا سے

شعر	جگہ جنت میں تم پاؤگے سرور رکھوگے عشق جو آلؑ عبا سے	نمبر ۱۸۳

قیامت میں مرے رہبر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے
ہیں سب کے والی و افسر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

نہیں تاریکئ مرقد کا بھی اب غم مجھے واللہ
بھروسا ہے محمدؐ پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

کوئی نازاں حکومت پر کوئی مغرور دولت پر
ہوں میں تو اس موقع پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

عبادت گو کہ دنیا میں نہیں مجھ سے ہوئی بالکل
ولیکن دوستو سر پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

قیامت میں عطا ہوویگا ہمکو جام کوثر بھی
محبتو مالکِ کوثر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

وسیلہ کیوں نہ اے یارو رکھوں میں ہر گھڑی انکا
کہ اپنے شافع محشر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے

قیامت ہونے دو پرواہ ہمتو کچھ نہیں رکھتے

نمبر ۱۸۳ گنہگاروں کے ای سرور محمدؐ ہیں تو کیا غم ہی **شعر ۵**

دیدیا دل شوق سے اک دلربا کو دیکھئے
بندۂ بے زر ہوا ہوں مجھ گدا کو دیکھئے

زلف تنگبوں دیکھکر فرقت کی شب یاد آگئی
آلیا کالی بلانے بینوا کو دیکھئے

کیا سناؤں حال دلکا کون سنتا ہی بھلا
اتبو ای ماہ لقا اس خاکپا کو دیکھئے

پہلے ہی میں تو غریب و مفلس نادار تھا
لیلیا دل اور بھی اُس دلربا کو دیکھئے

نمبر ۱۸۴ یا معین الدینؒ خواجہ لیجئے سرور کی خبر
آپڑا ہے در پہ یہ اپنے گدا کو دیکھئے **شعر ۷**

یا محمدؐ دین کا رستہ بتایا آپ نے
آتش دوزخ سی ہم سبکو بچایا آپ نے

آپکی کس سے رقم ہووے ثنا یا مصطفےٰؐ
تاج جب لولاک کا خالق سے پایا آپ نے

حضرت جابرؓ کے دونو زندہ لڑکے ہو گئے
خوب ہی یہ معجزہ حضرتؐ دکھایا آپ نے

دیکھئے کس شان و شوکت سے شب معراج میں
جلوہ ای نام خدا دیکھا دکھایا آپ نے

ہم سے عاصی نار دوزخ میں چلے جاتے ضرور
یا محمدؐ مصطفےٰؐ لیکن بچایا آپ نے

خواہش جنت نہو گی پھر مجھے اے دوستو
جیتے جی گر آپنے روضہ پر بلایا آپ نے

نمبر ۱۸۵ لکھتے لکھتے نعت سردار دو عالم مرحبا
نام سرور خوب ہی شعرا میں پایا آپنے **شعر ۵**

اے سلامی گرچہ پاؤں خاکپا شبیرؓ کی
عمر بھر خواہش نہیں کرنے کا میں اکسیر کی

تھے عدد لاکھوں کھڑے تھے اُنمیں تنہا شاہؑ دیں
مرحبا دیکھو شجاعت حضرت شبیرؓ کی

آن واحد میں ہوئے فی النار صدہا اشقیا
قاسمؓ نوشہ نے جب رن میں رواں شمشیر کی
بے حیا نے تیر مارا پار گردن کے ہوا
کیا خطا تھی لے عزیزو اصغرؓ بے شیر کی

نمبر ۱۸۶	لے شہؓ کربل ہے یہ سرور غلام کمترین کیجیو امداد روز حشر اس دلگیر کی	شعر ۵

محفل میلاد میں شاہ زماں آنے کو ہے
عاصیو خوش ہو شفیع عاصیاں آنے کو ہے
آن کر یہ حوریں کہتی تھیں جناب آمنہؓ
آپ کے گھر آج شاہ دوجہاں آنے کو ہے
جا کے ہر اقلیم میں دیتے تھے خوش خبری ملک
شاد ہو دنیا میں شاہ انس وجاں آنیکو ہے
مرحبا صل علے کس دھوم سے لے مومنو
آج دنیا میں شہ کون و مکاں آنے کو ہے

نمبر ۱۸۷	اُٹھو سرور جان و دل سے آپکی تعظیم کو آج دنیا میں شہنشاہ زماں آنے کو ہی	شعر ۵

اگرچہ دل ہے یہاں مکدر چلو مدینے چلو مدینے
بناؤ مسکن مدینہ چل کر چلو مدینے چلو مدینے
نہ زندگی کا ہے کچھ بھروسا خبر ہے کسکو کہ ہوگا کل کیا

جو تم کو کرنا ہے آج ہی کر چلو مدینے چلو مدینے
یہاں کے جینے سے اے محبّو وہاں کے مرنے کو اچھا سمجھو
ہے دیر کرنا نہ اسمیں بہتر چلو مدینے چلو مدینے
یہاں نہیں لطف زندگی میں پڑے ہو کیوں ایسی گندگی میں
عزیز و پیارو محبّو دلبر چلو مدینے چلو مدینے

نمبر ۱۸۸	اکیلے جاؤ گے بس یہاں سے کہ جیسے آئے ہو تم وہاں سے خیال دلمیں یہ کرکے سرور چلو مدینے چلو مدینے	شعر ۵

اب تو مجھ پر بھی کبھی کیجیے عنایت اپنی
بگڑی جاتی ہے بہت دیکھئے حالت اپنی
رو سیاہ مجھسا کوئی اور نہو گا پیدا
کس سے جا کر کروں اظہار حقیقت اپنی
میرے آقا میرے والی میرے سرور میرے شاہ
مجھپہ ہر حال میں رکھئےگا عنایت اپنی
ایک تھوڑی سی گذارش ہے اگر ہو منظور
خواب ہی میں کبھی دکھلائیے صورت اپنی

نمبر ۱۸۹	زر ایمان کی ضرورت ہے نہایت سرور جز نبی کس سے کہوں اور ضرورت اپنی	شعر ۵

اپنے دلمیں جو کوئی رکھتے ہیں الفت تیری
اُنکے ہی واسطے ہے خاص عنایت تیری
ایک سے ایک زیادہ ہوئے دانا پیدا
آجتک سمجھے نہ کوئی بھی حقیقت تیری
اپنی قسمت کا سکندر اُسی ہم جانتے ہیں
جسکی تقدیر میں ہے دولتِ الفت تیری
گم ہوئے جو رہ الفت میں ترے اے ہادی
پا ہی جائینگے وہی راہ حقیقت تیری

نمبر ۱۹۰	التجا میری بھی مقبول الٰہی ہووے کردے سرور کو عطا خاص محبت تیری	شعر ۵

سرور بھی یا رسول نہایت غریب ہے — فرمائیے کرم یہ بڑا کم نصیب ہے
ہمسر کہاں ہو اسکا یہ انصاف سے کہو — اے دوستو جو خاص خدا کا حبیب ہے
گل میں جو آگئی ہے ذرا بوے مصطفےٰ — دیکھو ہزار جان سے فدا عندلیب ہے
جسکو ہے عشق شہ سے گناہوں سے پاک ہے — جسکو ہے دشمنی وہ بڑا بدنصیب ہے

نمبر ۱۹۱

سرور چلو مدینہ کو اب جلد ہند سے
کہتے ہیں جسکو موت نہایت قریب ہے

شعر ۵

جب صفیں بنکر قیامت میں سب آتے جائینگے — اپنی امت کو محمدؐ بخشواتے جائینگے
اور جتنے امتی ہیں ہونگے گریاں روز حشر — امتِ احمدؐ کے ساری کھل کھلاتے جائینگے
جیتے جی تو باغ طیبہ میں ہیں پھل خدا — ورنہ اسکا بارِ غم سر پر اُٹھاتے جائینگے
پیاس جب ہم عاصیونکو ہوگی روز حشر میں — آبِ کوثر ساقی کوثر پلاتے جائینگے

نمبر ۱۹۲

خوف محشر کا نکر دلمیں تو اے سرور ذرا
شافعِ محشر تجھے بھی بخشواتے جائینگے

شعر ۵

سر دیا عشق میں جب ہمنے تو ڈر کسکا ہے — ہو چکے خلق میں رسوا تو خطر کسکا ہے
ہمدمو دیکھو تو کیا حال ہوا ہے میرا — دفعتہً آکے لگا تیر نظر کسکا ہے
ایک نظارے میں بیہوش کیا موسیٰ کو — آنکھ اُس بت سے لڑائے یہ جگر کسکا ہے
آپ بن جاؤ نہ حق میں بت ترسا میرے — جان جائیگی مری اسمیں ضرر کسکا ہے

نمبر ۱۹۳

بھولنا خانہ اصلی کو نہ ہرگز سرور
کون دنیا میں رہا اور یہ گھر کسکا ہے

شعر ۵

خاک قدم حبیب خدا کی جو پائیں گے — سرمہ بنا کے آنکھوں میں اپنے لگائینگے

ہندوستان سے ہم جو مدینہ کو جائیں گے — سب مدعائے دل بخدا اپنا پائیں گے

ہم ہند میں تو پھر نہیں آئینگے زینہار — پہنچا دیا خدا نے تو کر کے دکھائیں گے

پوچھینگے ہم سے کچھ جو نکیرین قبر میں — دلمیں جو داغ عشق نبیؐ ہے دکھائینگے

نمبر ۱۹۴	اہل سخن تو کیا ہیں زمانہ برا کہے سرور ضرور نعت میں غزلیں بنائیں گے	شعر ۵

نام احمد جو کبھی میری زباں پر آئے — حالت وجد میں کیا کچھ دل مضطر آئے

حشر میں شور بپا ہوگا ہر اک سو یہی — پیاسو اب ساقی کوثر لب کوثر آئے

عیوض جرم ہیں اجر خدا بخشے گا — گر شفاعت کے لئے شافع محشر آئے

چاندکی تاب ہی کیا ہو جو مقابل تیرے — نقش پا کے بھی نہ خورشید برابر آئے

نمبر ۱۹۵	سرور عاصی کو طیبہ میں بلاتے ہیں نہیں ہند کی قید سے کیوں دم نہ لبوں پر آئے	شعر ۵

اپنے کشتے کو مری جان جلاتے جاتے — کہکے قم اک ذرا ٹھوکر ہی لگاتے جاتے

گو برا ہوں یا بھلا اپنا بنالو مجھکو — الفت غیر مرے دل سے مٹاتے جاتے

لطف کیا خاک ہو پھر تم نہو جس محفل میں — رونق بزم تھی تم بھی اگر آتے جاتے

کیوں خفا ہو گئے کیا بات نہیں کچھ معلوم — دکھتو آپ ذرا انکو مناتے جاتے

نمبر ۱۹۶	کرنا ہے طے تمہیں عقبیٰ کا سفر اے سرور زاد رہ کچھ تو یہاں آپ کماتے جاتے	شعر ۵

حکم لائینگے یہاں پر جو بجا ماں باپ کے — خلد میں محکوم جائینگے دلا ماں باپ کے

چاہیں جو کوئی رضائے کبریا و مصطفےٰ — انکو لازم ہے رہیں تابع سدا ماں باپ کے

گر کہیں کچھ یہ تمکو اسمیں اُف نہ ہرگز کیجیو
حکم لاؤ جان اور دل سے بجا ما باپ کے

پرورش بچونکی کیسی مشکلوں سے کرتے ہیں
دیکھئے دل حضرت انساں ذرا ما باپ کے

نمبر ۱۹۷
زندگی جبتک ہی خدمت انکی سرور کیجیو
جان نا صدقے میں تم اپنا بھلا ما باپ کے
شعر ۵

جب کبھی گھر سے وہ مہرو نکلے
دل مرا چھوڑ کے پہلو نکلے

اُٹھ گیا پردۂ دوئی کا جسدم
جلوہ افگن وہی ہر سو نکلے

مہر اور ماہ بھی ہوں شرمندہ
جب وہ پردہ سے پریرو نکلے

عمر بھر جستجو کی ہمنے ہزار
اُس کے ملنے کے نہ پہلو نکلے

نمبر ۱۹۸
خوف کیا حشر کا سرور تجھکو
تیرے یاور شہ خوشخو نکلے
شعر ۵

اے سلامی سرور دیں پر ستم یہ دیکھئے
کیا دکھاتے ہیں الم کوفی الم یہ دیکھئے

کیا خطا تھی سرور کربل کی تبلائے کوئی
کرکے دعوت اور ڈھایا ہی ستم یہ دیکھئے

جب چلے قاسم کٹانے سر یہ دلہن نے کہا
اب دکھاتی ہی ہمیں تقدیر یہ غم دیکھئے

اصغر بے شیر کھا کر تیر جب بے دم ہوئے
خیمہ میں تھا غل کہ ہی تازہ الم یہ دیکھئے

نمبر ۱۹۹
سرور عاصی پہ ای سرور کرم فرمائیے
عرض کرتا ہی غلام چشم نم یہ دیکھئے
شعر ۵

عشق محبوب الٰہی دلمیں سرور آتا ہے
اسکے سودے میں یہ اپنا دیکھئے دل جاتا ہے

بندگان خاص میں داخل وہ انسان ہوتا ہے
جو کوئی ایمان حبیب کبریا پر لاتا ہے

باغ جنت میں اُسے جانا نہیں دشوار کچھ
گلشن طیبہ کو جو انسان یارو جاتا ہے

کیوں کریں ہم خوف محشر پہر بہلا ایدوستو	جب زباں سے آپ وہ لاتقنطو فرماتا ہے

نمبر ۲۰۰ — اُس کے کوچہ میں نہ جانا ایدل ناداں تو / راتدن یہ سرور عاجز تجھے سمجہاتا ہے — **شعر ۵**

میں ہوں محبوب سبحانی کے صدقے	جناب غوث صمدانی کے صدقے
بنایا اسلیئے مجھکو خدا نے	کہ ہو میں شاہ جیلانی کے صدقے
مجھے کسوقت میں آکر سبہالا	میں ہوں اس فیض روحانی کے صدقے
کئے تو ڈہونڈہتا ایدل پرے ہے	ارے ہو قطب ربانی کے صدقے

نمبر ۲۰۱ — تو چل بغداد سرور اور ہو دل سے / جناب قطب ربانی کے صدقے — **شعر ۵**

میں تیرے خواجہ اجمیر صدقے	نظر آؤ خدا کے غیر صدقے
مری مشکل کو آسان کر نہیں اب	نہ فرماؤ خدارا دیر صدقے
مجھے مرتے ہی خدمت میں بلاؤ	یہاں سے دل ہے میرا سیر صدقے
ستایا بخت خوابیدہ نے مجھ کو	مرے حق میں ہے کیا اندھیر صدقے

نمبر ۲۰۲ — ہے سرور روضہ کیا پُرنور۔ دیکھو / جناب خواجہ اجمیر صدقے — **شعر ۵**

ترے پہلو میں وہ گلرو نہاں ہے	اُسے تو ڈہونڈہتا پھرتا کہاں ہے
رہو تم شوق سے اسمیں مرجان	بنو دل آپکی خاطر مکاں ہے
کہاں وہ دلنشیں پردہ نشیں ہے	ہوا قاصر یہاں اپنا گماں ہے
نہیں ڈہونڈہے سے ملتا ہے ہمیں وہ	مکان یار بہی کیا لامکاں ہے

نمبر ۲۰۳ — جناب سرور دیں سرور عاصی نہایت دل حزین وختہ جاں ہے — شعر ۵

دلا ہمتو ہیں مستانے معین الدین چشتی کے
دل و جاں سے ہیں دیوانے معین الدین چشتی کے

مے اُلفت ہزاروں جاکے پیتے ہیں وہاں عاشق
ہیں پُرفیض میخانے معین الدین چشتی کی

خدای پاک نے جو جو عطا فرمائی ہیں رتبے
بشر کیا خاک پہچانے معین الدین چشتی کے

عجب قسمت ہماری ہی کہ ہوا اجمیر میں پیدا
لگے مداح کہلانے معین الدین چشتی کے

نمبر ۲۰۴ — مے اُلفت پیو تم خوب سرور شوق سی اُنکی بدل ہوجاؤ مستانی معین الدین چشتی کے — شعر ۵

جو ہو ساقیا مہربانی تمہاری
ہمیں بھی ملے کچھہ نشانی تمہاری

حسین گو کہ لاکھوں ہوئے ہیں جہاں میں
ولیکن نہیں کوئی ثانی تمہاری

مدینہ میں یا شاہ جلدی بلالو
ہو مجھپر بھی یہ مہربانی تمہاری

ہو مغرور نادانو کیوں اسقدر تم
ہے دو دن کی یہ زندگانی تمہاری

کسیکی نہ سرور کو واللہ پرواہ
فقط چاہیئے — مہربانی تمہاری

مخمسات و مسدسات (ترجیع بند اول)

کہاں میں ہوں آکہی اور کہاں شہر مدینہ ہے
اسی اندوہ میں یارو مرا دشوار جینا ہے

غم ہجر پیمبر میں مرا صد چاک سینہ ہے
دل و جاں سے دُعا اپنی یہی روز و شبینہ ہی

دکھادی یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے
سنا ہی ہمنے واں جاکر کے مرجانا ہی جینا ہے

دیارِ ہند کو جو چھوڑ کر یثرب میں جاتی ہیں
مزا فردوس کا گویا وہ دنیا ہی میں پاتی ہیں

بڑی قسمت کے ہیں یہ لطف جو انساں اُٹھاتے ہیں
ترستے ہیں ہمیں کمبخت اور یوں غل مچاتے ہیں

دکھادے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے
سنا ہی ہمنے واں جاکر کے مرجانا بھی جینا ہے

خدا جانے مدینہ میں ہمیں کب وہ بلاوینگے
نہیں معلوم کب ہمکو رخ انور دکھاوینگے

ہماری بخت خوابیدہ کو کب دیکھیں جگاوینگے
غنی کب دولتِ دیدار سے ہمکو بناوینگے

دکھادے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے
سُنا ہی ہمنے واں جاکر کے مرجانا بھی جینا ہے

سونگھادی لاکے خوشبو تو ہی اُس زلفِ معنبر کی
خبر لے اے صبا جلدی مری اس جانِ مضطر کی

سنادے لاکی خوشخبری اگر وصلِ پیمبر کی
تو حالت بگڑی بنجائی ابھی ناچیز سرور کی

ترجیع بند دوم

دکھادے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے
سنا ہی ہمنے واں جاکر کے مرجانا بھی جینا ہی

مدینہ کے لئے جاں ہند میں میری ترستی ہی
کہوں کیا جا نہیں سکتا نہایت تنگدستی ہے

میں سودائی شہ دیں کا ہوں دنیا مجھپہ ہنستی ہے
مری یہ زندگی اب خاک ہے گو تندرستی ہے

دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہی
کہ جسپر رات دن مولا تری رحمت برستی ہی

جو حکم کبریا ہو میں بھی یثرب کو چلا جاؤں
یہی دلمیں ٹھنی ہی پھر نہ واپس ہند میں آؤں

اگرچہ خواب ہی میں دولتِ دیدار میں پاؤں
شب و روز ہر گھڑی ہر وقت لب پہ یہ صدا لاؤں

+ دکھادی یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جسپر راتدن مولا تری رحمت برستی ہے +

غمِ فرقت مری دل سے نہ عالم مٹا دیجے
مجھے اس روگ کی لِلّٰہ کچھ جلدی دوا دیجے
غمِ دنیا و دیں میں پھنس گیا ہوں میں چھڑا دیجے
خدا سے یہ تمنای دلی میری دلا دیجے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جسپر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

اگرچہ خواب ہی میں دیکھ لوں صورت پیمبرؐ کی
رکھوں خواہش نہ دل میں حور کی جنت کی کوثر کی
نہ پوچھو بیقراری دوستو مجھ حالِ مضطر کی
دل و جاں ہی یہ ہے اب تو دعا ہر وقت سرور کی

دکھا دے یا خداوندا مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جسپر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

خمسہ بر غزل حضرت خسرو (نمبر ۱)

اللہ نے کی ختم تجھ پر اے شہا پیغمبری
زیبا ہی ہی پائی جو تو نے دو جہاں کی سروری
کیا منھ ہے خوبانِ جہاں تجھسی کریں گر ہمسری
ای چہرۂ زیبای تو رشکِ بتانِ آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زاں بالاتری

ہی کسکو اتنی تاب جو تیری مقابل ہو ذری
شمس و قمر کو بھی نہیں واللہ تجھ سے ہمسری
شرمندہ تیری حسن سے کیونکر نہ ہو حور و پری
تو از پری چابک تری و ز برگِ گل نازک تری

واز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

معراج کی شب آپ نے جب عرش پر رکھا قدم
تعریف حضرت کی گروہ انبیا میں تھی بہم
روحِ سلیماں نے کہا اے سیدِ والا ہمم
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

پیدا کیا اللہ نے تجھکو حسین ایسا بشر
صورت ہی تیری یا نبی آئینہ وحدت نگر

نقاش قدرت بھی تجھے کہنے لگا یوں دیکھکر　　ہرگز نہ آید در نظر صورت زرویت خوبتر

شمس ندانم یا قمر یا زہرۂ دیا مشتری

معراج کی شب آپنے کی بات حق سے لا بدی　　اس رتبہ پر بھی آپکے دلمیں نہ آئی کچھ خودی

بولا احد احمد سے کب تیری مری خو ہی جدی　　من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

بے شبہ ہی بے مثل وہ محبوب رب العالمیں　　وہ خال وہ چین جبیں وہ خط وہ زلف عنبری

اسبات کو میں فخر سے ظاہر کروں کیونکر نہیں　　صورتگر نقاش چیں رو صورت یارم ببیں

یا صورتے کش ایچنیں یا ترک کن صورتگری

جس شان کا تو ہی نبی کوئی ہمیں دکھلائے تو　　پھر لا مکاں پر بیدھڑک تیری طرح سے جائے تو

محبوب رب العالمیں کوئی بشر کہلائے تو　　عالم ہمہ یغمای تو خلق خدا شیدائے تو

آں نرگس رعنائے تو آوردہ رسم دلبری

یا مصطفےٰ یا مجتبےٰ یا سرور ہر دو سرا　　یا رحمۃ للعالمیں یا شافع روز جزا

ہے سرور عاصی کی اب یا شاہ تمسے التجا　　خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوی غریباں بنگری

نمبر (۲) خمسہ بر غزل خود

مجھے دنیا کے جھگڑوں سے چھڑا دو یا رسول اللہ　　مدینہ آنے کی مجھکو رضا دو یا رسول اللہ

بہت فرقت میں رو یا ہوں ہنسا دو یا رسول اللہ　　مجھے اپنا رخ انور دکھا دو یا رسول اللہ

دل مفتوں کو دیوانہ بنا دو یا رسول اللہ

چھپا لینا مجھے روز جزا میں اپنے داماں سے　　نہیں تو خاک ہو جاؤنگا جلکر نار سوزاں سے

مدینہ میں بلا لیجے مکدر دل ہوا یہاں سے — بہت ہی بڑھ گیا ہے میرا دفتر میرے عصیاں سے

اُسے تم ابر رحمت سے مٹا دو یا رسول اللہ

شب معراج میں بھی غم رہا حضرت کو اُمت کا — لیا اللہ سے وعدہ گناہوں کی شفاعت کا
بہت مدت سے مفتوں ہو رہا ہوں میں اُنکی اُلفت کا — تمنا ہے کہ دیکھوں چاند سا چہرہ میں حضرت کا

مجھے وہ عید کا دن بھی دکھا دو یا رسول اللہ

کسے اب حال زار اپنا سناے یہ دل غمگیں — کسے غمخوار اور ہمدم بنائے یہ دل غمگین
جدائی کی کہاں تک تاب لائے یہ دل غمگین — کہاں تک ہجر کے صدمہ اٹھائے یہ دل غمگین

کچھ اسکی انتہا بھی ہے بتا دو یا رسول اللہ

خدا جانے زباں پاک سے کب یہ سناوینگے — تجھے بھی اپنے روضہ پر ہم اے سرور بلاوینگے
مراد دین و دنیا کی ہم اپنی ساری پاوینگے — مدینہ میں بلا کر جب جمال اپنا دکھاوینگے

کسی صورت تو یہ مژدہ سنا دو یا رسول اللہ

بھروسا ر کہتا ہوں نجات اے سرور تمہارا ہیں — دل و جاں سے ہوں خادم ساقیٔ کوثر تمہارا ہیں
نہیں پروا مجھے شاہوں کی ہوں چاکر تمہارا ہیں — کہاں مارا پھروں در در گدا ہو کر تمہارا ہیں

در والا سے کچھ دولت دلا دو یا رسول اللہ

وسیلہ ہے مجھے روز جزا میں آپکا سرورؐ — مجھے مت بھول جانا حشر میں بہر خدا سرورؐ
نہیں ہے پیشوا دونوں جہاں میں دوسرا سرورؐ — شفاعت کا تمہاری گر نہ رکھے آسرا سرورؐ

ٹھکانا پھر کہاں ڈھونڈھے بتا دو یا رسول اللہ

نمبر ۳ — مثلث ہندی اُردو — بند (۸)

صبا دربار احمدؐ میں مری کر دے خبر پہلے — کہ خادم کو بلا لیجے شہ جن و بشر پہلے

خدارا مجھ ضعیف ناتواں کی لو خبر پہلے

دیس تہارو دیکھن کو ترست ہی جیا مور ۔۔۔ بیکل ہے من کل ناہیں منتی کرت ہوں توٗر

ہوا مجبور میں دل سے سنبھالو آنکر پہلے

من کا ہر دم پھیرت ہی من کا ہو بد پھیر ۔۔۔ من کا من سے پھینکدی یا بد ہووی کہیر

خدا تک بعد پہنچیگا نبی تک کر گذر پہلے

من دہن سگری وار دوں گر ملجای موئے ۔۔۔ تمری درشن کارنے تجدینا سب کوئے

تصدق جان تیرے ہے تو قربان ہی جگر پہلے

در در بھٹکت پھرت ہوں ناہیں کویار ۔۔۔ تمروبن تو آلیو موکو کاہے بچار

بجز حضرتؐ کے لیگا کون محشر میں خبر پہلے

نیا ہی منجدہار میں پار لگاؤ آپ ۔۔۔ کہیون موری ناؤ کو جلدی آؤ آپ

نکالو کشتی بحر معصیت سے لطف کر پہلے

شہر مدینہ دور ہی کا بد پہنچوں ہائے ۔۔۔ سیس پہ بوجھ ہی پاپ کو یو دکھ موکو کہائے

غم عصیاں نے مجکو کر دیا زیر و زبر پہلے

سرور داسی مرت ہی بٹھی کر کر یاد + ۔۔۔ ابتو یا کو کیجئے جلدی سرورؔ یاد

شب ہجراں تو ہو جای کہیں شاہا سحر پہلے

نمبر ۴ خمسہ ہندی بر غزل خسروؒ بند (۸)

کہا تر تہاری درس کے بیکل بہئی ہی جان موری ۔۔۔ داسی تہاری پر بنی بپتا کٹھن کیسی پری

بلما کہیر لو آنکر منتی کرت ہونیں توری ۔۔۔ ای چہرہ زیبائی تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زاں بالاتری

دھرتی میں اور آکاس میں امبری سکھی کہاں پڑی ہے　لینو بتم ہمری دہنی کر پا بھئی ریکی بری
منوا مور ہے ای سانورا لاگی ہے برہ کی چھری　تو از ہمہ پری چابک تری وز برگ گل نازکتری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

تمری دواری آبروں ای دلبن بطحی کے چندر　تمری ہی من سے ہے من ملوا بکاہ نا لیوت کہیر
دیکھت ہی جو تمرو درس بولت ہی مکہہ سے ہوا ای بہنور　ہرگز نہ آید در نظر صورت زرویت خوبتر

شمس ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

وہ چندر دو جگ آ منہ بی بی کو آئینو جنم　دھرتی اگاسن میں بھیو اجیار دبھگوت کی کسم
سنسار وا پہ پران وسنکو وار کر بولو صنم　آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

ترپت ہی جیورا درس بن دا کے مورا ہر دم سکھی　ناہی بلاوت ہے سو ہی کا ہ بھلا مورا دہنی
من میں برا جو بیدبرک جورت ہوں ہاتہن کو سکھی　من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

جو روپ ہے تمرو بہنور دو جگ میں کا ہو کو نہیں　بیکنٹھ اور آکاس دیکھو دکھیلی سگری جہیں
تری سکل کا ہو کل اب ناہی بن سکتی کہیں　صورت گر نقاش چیں روی صورت یارم ببیں

یا صورتے کش این چنیں یا ترک کن صورت گری

چا کر تہارو سانورا اپن جان اور من سے ہے گہیو　ہو پر دیا د زین اپنی پا بنی ہر دم رکھو
دہن درس کے کارن بھکاری میں بھیو ہوں آئی بکو　عالم ہمہ یغمای تو خلق جہاں شیدائے تو

آں نرگس رعنائی تو آوردہ رسم دلبری

اے ہاشمی بطحی ہوا بطحی میں اب جلدی بلا　بیکل بھیو منوا بلم بیچین ہے مورا جیا

یا سرور داسی کو درشن سپنے ہی میں دو بتا — خستہ و غریب است گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوئے غریباں بنگری

نمبر ۵ — مثلث ہندی — بند (۶)

کہوں کیا گردشِ قسمت نے کیا آفت اُتاری ہے — فراقِ شہ میں یارو تب تو مجھ پر زیست بھاری ہے

نہیں کرتا نبی جی تک خبر کوئی ہماری ہے

سیس جھکا کر اچ کروں سن لو سوری آپ — لاج دیا سے راکھ لو دیکھ کے مورا پاپ

نہیں اس بار سے اُٹھتی شہا گردن ہماری

سانچو دین رسولؐ کو جو سب کے من بھائے — اپنا سب کچھ چھانڈ کر یا میں ہر کوئی آئے

عزیز و دینِ احمدؐ پر بڑا ہی لطفِ باری ہے

محشر بیچ رسولؐ گر راکھیں ناہی لاج — واجا ہمری ساتھو سدریں کیونکر کاج

نہوں جبتک نبی رہبر رہِ حق ملنا بھاری ہے

من میں واکی پریت نے موری کینی جائے — یا کارن ہر سانس میں نام پیا کو آئے

لیا ہی جب سے دو دمیں لبوں پر وہ ہی جاری ہے

دیس بدیس پھراوت ہو مو کو کاہے آپ — مو سے مورے بالما کون بھیو ہے پاپ

بلا لو سرورِ عاجز کو اسجا زیست بھاری ہے

نمبر ۶ — خمسہ بر غزل خود — بند (۹)

دو عالم پر ہے احسان محمدؐ — ہوں جان و دل سے قربان محمدؐ

لکھوں جو کچھ ہے شایان محمدؐ — بشر کیا ہو ثنا خوان ! محمدؐ

ہے واصف جبکہ یزدانِ محمدؐ

وہاں اللہ کی رحمت ہو دایم جہاں ہو محفل میلاد قایم
نہ بخشائے فقط اپنے جرایم ملک حور و پری جملہ بہایم
ہوا سب پر ہے احسان محمدؐ

رہیں کیوں مبتلا ہم اُسکے غم میں گنہ سے کیوں رہیں ہم چشم نم میں
ہمیں دیکھیں گے وہ کیونکر الم میں گنہگاری کے بخشائیں وہ دم میں
شفیع ہو کر ہے امکان محمدؐ

ہیں ہم تو ہر طرح سے اپنے مسرور شراب عشق احمدؐ سے ہیں مخمور
رکھے خود عشق خالق جسکا موفور کروں اُسکی ثنا کیا میرا مقدور
عیاں قرآن سے ہے شان محمدؐ

دیا حق نے نبی کو حوض کوثر کیا اُنکو شفیع روز محشر
یہ رتبہ ہے کہ ہیں محبوب داور خدا کے بعد رتبے میں ہیں برتر
کہو جو کچھ ہے شایان محمدؐ

محمدؐ مصطفیٰؐ ہیں میرے آقا! خدا کا بندہ ہوں اور بردہ اُن کا
نظر آتا ہے اسجا دور اُس جا زمین و آسماں اور کوہ و دریا
ہے جاری سب پہ فرمان محمدؐ

مری جانب شہ ذیجاہ دیکھو مجھے اک خادم درگاہ سمجھو
گناہ گو ہیں مرے بسیار یارو نہ غم خورشید محشر کا ہے مجھکو
ہے مرے سر پہ دامان محمدؐ

کئے احسان جو ہم پر مصطفےٰؐ نے رسولؐ کبریا — صل علے نے

مجھے جب گھیرا ہے اُنکی دلا نے	عطا فرمائی تب مجھکو خدا نے

دل و جان بہر قربان محمدؐ

تمہارا شاہ محشر ہوں ثنا خوان	میں ای ساقئ کوثر ہوں ثنا خواں
میں بندہ بندہ پرور ہوں ثنا خوان	میں ذرہ اور سرور ہوں ثنا خواں

مگر سب ہے یہ احسان محمدؐ

نمبر ۸ مسدس بند (۴)

بزم میلاد میں آتے ہیں نہیں کیوں مومن	فیض آکر یہاں پاتے ہیں نہیں کیوں مومن
لطف فردوس اُٹھاتے ہیں نہیں کیوں مومن	یہ رہ خلد ہی جاتے ہیں نہیں کیوں مومن
یہ وہ ہی بزم کہ جس بزم میں حضرت آئے	یہ وہ ہی بزم کہ جس بزم میں رحمت آئے +
آنکہ دولت دارین یہاں پر لیجئے	دامن گوہر مقصود یہاں بھر لیجئے
اور دیدار رسولؐ عربی کر لیجئے	نور ہے جلوہ نما خالق اکبر لیجئے
سر کے بل آؤ یہاں محفل میلاد ہے آج	دوستو وقت دعا موقعہ فریاد ہے آج
ای محبو نہیں اب دیر ذرا لازم ہے	شوق سے آنا بدل شوق و دلا لازم ہے
نام احمدؐ پہ بس ہو جاؤ فدا لازم ہے	لانا تعظیم محمدؐ کی بجا لازم ہے
چاہتے ہو تم اگر خلد میں جانا یارو	سر کے بل محفل میلاد میں آنا یارو
خلد میں جاتے ہیں یہ بزم کرانے والے	باغ فردوس میں پاتے یہاں آنیوالے
مومن خاص ہیں یہ بزم سجانے والے	مستحق خلد کے ہیں اسکو پڑھانے والے
شوق سے تم بھی پڑھو اُپنہ درود یں سرور	پاؤ گے اسکا صلہ خوب بروز محشر
مری سرکار کو جاکر یہ کرے بس خبر کوئی	کہ پھرتا ہے پریشان حال شیدا در بدر کوئی

موپر ہی بپتا کٹھن اور نا ہیں ہی مورا کوئی
تمرے کارن بالما جوگ ملا ہے موئے

بڑا احسان کرے اُنسے کہے یہ حال گر کوئی

تشفیع المذنبیں ہیں آپ جبکہ یا رسول اللہ
خبر لیتے نہیں آکر ہے بندہ چشم تر کوئی
دیس تہارو دیکھ لوں لے بطحا کے لال
یا ہی ہے من میں لگی مورو دیکھو حال

مری آہیں بھی دکھلاتی نہیں قسمت اثر کوئی

ابھی اُڑ کر چلا جاؤں مدینہ طیبہ یارو
لگا دے میرے بازو پر اگر اللہ پر کوئی
منوا الاگو نیہ کو جب سے مورے تیر
کیسو یا کو حال ہے دیکھ لو یا کو چیر

نہیں افسوس لیتا ہے مری آکر خبر کوئی

نہ دیکھو گے اگر لطف و عنایت سے شہ والا
تو مر جاویگا بس یونہیں شہ جن و بشر کوئی
رہوت ہے کس ٹھور وہ کوئی پتہ بتائے
سو دکھیاری پر کوئی اِتنو ترس تو کھائے

ہوا ہے غرق بحر ہجر میں یاں سر بسر کوئی

صبا بہر خدا جا کر کے تو ہی یہ سُنا دیجو
پریشاں حال رہتا ہے یہاں آٹھوں پہر کوئی
مو پر اب اپنی دیا کر دے لے سر دار
نیا موری پار کر آن پری منجدھار

ہے سرور کی طرف سے ہائے قسمت بیخبر کوئی

نمبر ۹ خمسہ بند (۷)

گردش تقدیر سے کیسا ہوا ہوں خوار میں
ہائے قسمت ہو گیا ہوں یار سے بے یار میں
کس سے اب جا کر کروں جو حال ہے اظہار میں
لے فلک لے چل تو مجھکو کوچہ دلدار میں

ہو رہا ہوں دیکھ فرقت سے نحیف و زار میں

کیا کرو گے لے دل ناداں بس اب گھبرا کے تم
کیا مزا پاؤ گے ہم پر قہر اتنا ڈھا کے تم

حور جنت کیا کرو گے مجھسے کھٹے پا کے تم | کیا کرو گے زاہدو باغ ارم میں جا کے تم

چلکے اب بستر جماؤ کوچۂ دلدار میں

حال کوئی اُس سے جا کر کہدی اس بیمار کا | کیجئے کچھ تو مداوا میری بھی آزار کا
جس طرف دیکھو عیاں ہی جلوہ اس دلدار کا | بندھ گیا جب سے تصور دلمیں روئی یار کا

آتا ہے وہ ہی نظر ہر کوچۂ و بازار میں

مہربانِ من ہی میرا دل یہاں زیر و زبر | دل سے آہوں کے نکلتے ہیں مری ہر دم شرر
ہو گیا کیوں میری جانب سے تو غافل اسقدر | اے مسیحائے جہاں جلدی سے لے آکر خبر

مر رہا ہے کوئی عاشق ہجر کے آزار میں

جلوہ فرما کون ہی ہر وقت تیرے روبرو | پھر رہا ہے کون ہر وقت تیرے دوبدو
کیا نظر آتا ہے ناداں دیکھ تو یہ سُو بسُو | دیکھ چشم غور سے کیا ڈھونڈتا ہے کو بکو

جلوہ فرما ہے وہی صحرا میں اور گلزار میں

کیوں نہیں تو خانہ دلمیں ہمارے آتا ہی | اِسقدر کیوں رنج و غم اے مہربان کھلاتا ہے
خوب تو واقف ہی جو جو دل مرا دکھ پاتا ہے | کیوں نہ پھر سیراب وصل سے فرماتا ہے

ہے مزا اقرار میں یا مہرباں انکار میں

یا رسول اللہ ہی تو ہی شفیع عاصیاں | رکھتے ہیں تیرا وسیلہ یا نبی دونوں جہاں
یہ وہی خادم ہی تیرا خاکسار ہیچماں | لے خبر اب سرور عاصی کی ای شاہ زماں

دشتِ عصیاں میں بہت ہی ہو رہا ہوں خوار میں

نمبر ۱۰ خمسہ دوہے دار بر غزل خود بند (۸)

کہاں ہی یار تو اور ہم کہاں ای یار بیٹھے ہیں | تری وحشی دیارِ ہند سے بیزار بیٹھے ہیں

اب تو مو پر کردیا پریتم پیارے آؤ — ندیا میں یا پریت کے آن پری ہی ناؤ

بلالے اپنے کوچہ میں کہ ہم تیار بیٹھے ہیں

کسے یہ نبض درد دل کی جاکر یار بتلائے — بھلا ہے کون گر تو ہی مسیحائی نہ فرمائے

مورے منوا پریم کی برچھی ہوگئی پار — اتبو یا پر سانورا نیر دیا کو ڈار +

خبر لے ہو کے تیرے عشق میں بیمار بیٹھے ہیں

نہیں پروا کسیکو جاں ترا بیمار کھوتا ہے — بوقت بیکسی سچ ہے کسیکا کون ہوتا ہے

ناہی سنگ سنگاتی ہے اور ناہی ہے کوئی یار — توری کارن بالما تجا کٹم پروار

یہ وقت آیا ہے کیسا ہمیہ ہم بے یار بیٹھے ہیں

دوئی کا جس گھڑی آنکھوں سے وہ پردہ اٹھاتا ہے — نظر گلہائے گلشن میں اسیکا جلوہ آتا ہے

بالم من میں بس گئے جب سے موری آئے — دیکھت ہیں جا ٹھور ہم وہ ہی روپ دکھائے

اسی کے واسطے ہم بھی سر گلزار بیٹھے ہیں

بنالے اپنا شیدا تو دکھا کر روئے زیبا کو — دکھایا جس طرح تھا اپنا جلوہ تونے موسیٰ کو

سپنے میں مکھڑا دکھا پریتم پیارے موئے — گر ملجائے تو کہیں من میں رکھ لوں توئے

یوں ہی مدت سے ہم بھی طالب دیدار بیٹھے ہیں

بھلا کیا خاک زاہد آپکے سمجھانے سے ہوگا — کہو انکار کس کو یار کے گھر جانے سے ہوگا

اب تو پیاری آملو موری رکھ لو لاج — اپنے دوارے لو بلا مورے سدھریں کاج

تو جب چاہے بلالے ہم یہاں تیار بیٹھے ہیں

نہ پرساں حال ہے کوئی یہاں تھک ہیں ہم ہارے — نہیں دیکھا تجھے لیکن تری الفت میں ای پیارے

کوئی واکو دے پتہ کس جا بست ہے پیو — وا بالم بن اے سکھی نکسو جات ہے جیو

کٹانے ہم گلا اپنا سر بازار بیٹھے ہیں

گناہوں سے تو کیوں اتنا بہلا حیران آگے ہو سرور
عجب کیا ہی خدا بخشے کہ وہ رحمان ہی سرور

پاپ تہارے بخشند ہار ایسو ہے کرتار
رحم کہے رحمان ہی دا کی بس سرکار

سیہ کاری کا سر پہ لیکے گودا بنار بیٹھے ہیں

نمبر بند ۶ – تضمین بر غزل حضرت پیران ج پیر دوہے دار

ہو گیا جب سے مرے دلمیں تو ہی جلوہ نما
جسطرف دیکھتا ہوں تو ہی ہی ای ماہ لقا

دیر میں خوب ہی دیکھا ہی حرم میں دیکھا
جب ملا تو ہمیں پہلو ہی میں پوشیدہ ملا

اب ذرا سی یہ گذارش ہی اسے سن لے ذرا
بے حجابانہ در از در کاشانۂ ما +

تورے پیاں پرت ہوں اور بنتی کرت ہوں پیا
اب تو موری لے کھبر تو بن جات ہی جیو

کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

دیکھکر جلوۂ دلدار جناب موسیٰؑ
گر پڑے طور پہ کچھ ہوش بھی باقی نہ رہا

میں بھی مشتاق ہوں ای ماہ لقا اب تو ذرا
گر بیائی بسر تربت ویرانۂ ما –

سنوا موری آنسو واروں تو پہ جان
دیکھو ہے کا گتیاں ہی ہی تو پہ ہوں قربان

بینی از خون جگر آب شدہ خانۂ ما

دشت الفت میں بھٹکتا ہوں لیے راہ نما
کون ہی تیری سوا کام جو اسوقت میں آئی

حشر میں حشر قیامت میں قیامت برپا ہے
فتنہ انگیز مشو کاکل مشکیں مکشاے

سپنے میں ای بالما دیکھو نیں گر تو سے
من دہن سگری وار دوں ہونا ہو جو ہوئے

تاب زنجیر ندارد دل دیوانۂ ما

تا کجا ہجر کی لاؤ دل دیوانہ یہ تاب
رخ رنگین سے اٹھا دی تو خدا را یہ نقاب

غیر ہے حال یہاں اور وہاں تجکو حجاب　مرغ باغ ملکوتیم دریں دیر خراب
توری سینیاں باوری کرت پھیری ہی ہائے　برہ کی منوا چہری اپنچ بلما کہائے

میشود نور تجلائے خدا دانۂ ما

ہے بہروسا مجھے تیرا ہی شہنشاہ عرب　رحم فرمانا مرے حال پہ ای عالی نسب
قبر میں کلمہ طیب ہو زبان پر مرے تب　گر نکیر آید و پرسد کہ بگو کیست تو رب
سیس پہ پاپ کو بوجھ ہی سورے ای سرداے　یا ہی موری ارج ہے سنلو تم اکبار

گویم آں کس کہ ربود ایں دل دیوانۂ ما

آتش ہجر سے ہوتا میں چلا ہوں اب سوخت　لطف ہو مجھہ پہ خدا کے لئے اب تو اے دوست
دل میں بازار محبت میں ہے کرتا ہوں فروخت　محی بر شمع تجلائی جمالش میسوخت
سرور داسی مرت ہی وا سے کہدے کوئی　اب تو درشن سانورا اپنا دکھلا موئی

دوست میگفت زہے ہمت مردانۂ ما

نمبر　خمسہ بر غزل حافظ رح　بند ۶

تمام عمر اٹھائی ہیں صدمہ ہای فراق　سہا کیا ہوں ہمیشہ میں درد ہای فراق
خدایا مجھسے تو کردی جدا بلائے فراق　بباد کس چو من خستہ تبلائے فراق

کہ عمر ما ہمہ بگذشت در بلائے فراق

الٰہی ہند میں پھرتا ہوں در بدر حیراں　سفر کروں جو مدینہ کا کچھ نہیں ساماں
مدینہ پاک میں پہنچا مجھے تو ہی یزداں　غریب عاشق مسکیں فقیر سرگرداں

کشیدہ محنت و اندوہ درد ہائے فراق

نہ عشق تھا تو یہ غم بھی نتھا کوئی اصلا　تمہارے عشق نے رسوا مجھے کیا کیسا

پڑا ہے وصل کی جا ہجر سے مجھے پالا
من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا
مگر بزاد مرا مادر از برائے فراق

ہمیشہ رہتا ہے بس مجکو یہی رنج و الم
کہ پہنچے کسطرح باغ مدینہ یہ پُر غم
کرم کی ہو وے نظر مجھ پہ یا شہِ عالم
فراق را نفراق تو مبتلا سازم
چنانکہ خوں بچکانم ز دیدہ ہائے فراق

ہمیشہ رہتا ہوں بیچین اے خدا ہر دم
مجھے ہے ہر گھڑی در کار تیرا فضل و کرم
یہ راست کہتا ہوں اللہ کی ہیں کھا کی قسم
اگر بدستِ من افتد فراق را بکشم
بآب دیدہ و ہم باز خوں بہائے فراق

تو ہی نظر ہمیں آتا ہے چار سو حافظ
کہاں کروں میں عبث تری جستجو حافظ
خدایا سرور عاجز کا ہے تو حافظ
مرا بجشت فراق وصال او حافظ
شکستہ باد لبنگ فراق پائے فراق

نمبر خمسہ بر غزل قدسی بند (۱۰)

شبِ معراج کو جو وقت گئے میری نبیؐ
شور ہر سمت ہوا آتے ہیں شاہِ عربی
ہیں جو مشہور دو عالم میں شہ خوش لقبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت تو عجب خوش لقبی

کوئی بتلاؤ محمدؐ سا اگر ہو پیدا
بعد اللہ کے بس رتبۂ احمدؐ ہے بڑا
تیری تعریف کرے جبکہ خدا خود ہر جا
نسبتِ نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

حسن کیا حسن ہی محبوبؐ خدائے عالم
ہے فدا یوسف و قرباں ہی زلیخا ہر دم

کون ہی جسکو کہے شوق سے ربِّ اکرم　　من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدیں بو العجبی

جب ثنا خواں ہی خدا آپکا قرآں میں حضور　　گر لکھوں آپکا میں وصف مرا کیا مقدور
شیفتہ ہوگیا جب آپ پہ وہ ربِ غفور　　ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

ہمسا پیدا نہوا کوئی شہنشاہِ اُمم　　یا رسولِ عربی سرورِ ہر دو عالم
میں غریب اور سیہ کار ہوں شاہا پُر غم　　نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم
زانکہ نسبت بسگِ کوے تو شد بے ادبی

سر پہ رکھکر شہا معراج میں چترِ لولاک　　اور سواری کے لئے ایک براقِ چالاک
وہم کے پر بھی جہاں جائیں تو ہو جائیں خاک　　شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی ؐ

جز خدا کون اُٹھا سکتا ہی حضرت کے ناز　　کون پا سکتا ہے حضرت نے جو پائی اعزاز
مرحبا کرکے یہ طے راہ جو تھی دور و دراز　　بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی حبشی و حلبی

روزِ محشر کا مجھے خوف ہے بس آٹھ پہر　　تو ہی لیچل مجھے اللہ مرے جلد اُدہر
عرض جا کر یہ کروں سرورِ دیں ہی سرور　　بچشمِ رحمت بکشا سوی من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

نام میں اپنے ملایا ہے ترا حق نے نام　　کوئی ہمسر ترا کیونکر ہو بھلا عالی مقام
یا رسولِ عربی سرورِ والا اکرام　　نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیر عربی

روز محشر نہ مجھے بھولنا ای میرے نبی ؑ
ہے گذارش یہی خدمت میں شہنشاہ عربی

ہے غریب اور گنہگار یہ سرور عاصی
سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

نمبر مسدس بند (۶)

للہ الحمد ہوا دین کا یاور پیدا
مژدہ ہو گھر ہوا اپنا ہوا رہبر پیدا

شاد ہو جاؤ ہوا دلبر داور پیدا
مرحبا دونو جہاں کا ہوا سرور پیدا

تھی خوشی جسکی دو عالم میں کہ گھر گھر پیدا
ہوا وہ صل علی آج پیمبر ؐ پیدا

کہتے پہرتے تھے ملایک یہ فلک پر یارو
تمکو لازم ہے درود آج محمد ؐ پہ پڑھو

کیوں نہ میلاد محمد ؐ کی خوشی ہو ہمکو
وہ نبی ؐ جسکا خدائی میں کوئی مثل نہو

شافع روز جزا حق نے بنایا جسکو
عاصیو اپنا ہوا اب وہ پیمبر ؐ پیدا

سو سنو نعت شہ ؐ کون و مکاں جبکہ پڑھو
مشک عنبر سے زباں پہلے ذرا صاف کرو

احمد ؐ پاک ہوئی گون جو بے میم کہو
یہ وہ نکتہ ہے کہ سنکر جسے خاموش رہو

ہاں تقاضا ہے مگر شوق کا اتنا تو کہو
ہوا وہ جسکا کہ مشتاق ہے داور پیدا

میم کا پردہ عزیزو جو احد نے ہے لیا
شرط آداب نہیں میم کو پر کرنا جدا

ہمکو جو چاہے کہے کوئی نہیں کچھ پروا
ہمتو کہتے ہیں ظہور حق کا محمد ؐ سے ہوا

شک جسے ہووے تو بتلائے یہ ہمکو بھی ذرا
کون احمدؐ کا ہوا خلق میں ہمسر پیدا

روسیاہی سے تھی اپنی جو ندامت سبکو
آپ جو پیدا ہوئے ہوگی قوت سب کو

رائیگاں عمر کے ہونے پہ تھی حسرت سب کو
فخر سے کہنے لگے پھر تو یہ اُمت سب کو

ہیں گنہگار و لے روز قیامت سب کو
بخشوانیکو ہوئے شافع محشر پیدا

اب مسیحا کو مسیحائی کا دعوی نرہا
سرورؔ اب قدر شناسائی کا دعوی نرہا

موسیٰؑ کو بھی سخن آرائی کا دعوی نرہا
اپنا یجود سوا مولائی کا دعوی نرہا

دُرِ شہوار کو یکتائی کا دعوی نرہا
ہوا جب درج نبوت کا وہ گوہر پیدا

تمت

قطعہ تاریخ خاتمہ کتاب از مصنف

اللہ کا ہے شکر کہ دیوان دوم بھی
تھی فکر جو تاریخ طبع کہدیا دل نے

پوشاک طبع سے ہوا آراستہ چھپکر
دیوان دوم خوب لکھا آپنے سرورؔ
١٣١٣

قطعہ تاریخ شاعر عدیم المثال نازک خیال طبع سلیم جناب منشی میر عبد الرحیم صاحب رحیمؔ داروغہ درگاہ شریف تلمیذ حضرت کلیمؔ نور مرقدہٗ رحمۃ اللہ علیہ

مرحبا لکھے مضامین آپنے کیا خوب ہیں
دیکھکر دیوان یوں کہنے لگا عبد الرحیم

جلد چھپواؤ انہیں سرورؔ کہ ہم مطلوب ہیں
یہ کلام نعتیہ دل کو مرے مرغوب ہیں
١٣١٣ھ

ریختہ کلک اعجاز سلک نازک خیال مورخ بیمثال جناب میر امام علی صاحب امام اجمیری شاگرد حضرت کلیم نور اللہ مرقدہ۔ اول و آخر کے حرفوں سے تاریخ نکلتی ہے

۶۰۰	خوب سرور نے لکھا دیوان دوم واہ واہ	۱	۶	وجد میں کہنے لگے صل علی پیر و جوان	۵۰
۲۰	کر چکے تصنیف سرور جس گھڑی دیوان کو	۶	۹۰	صوتِ داؤدی میں پڑھتی تھیں حورانِ جناں	۵۰
۲۰	کھل گئے باب الجنان اک شور ہی افلاک کو	۲۰	۳۰	لو پڑھو صلِ علی غافل ہو کیا ای انس و جاں	۵۰
۵۰	نقطہ دان حرفوں میں یہ تاریخ ہی اسکی اہم	۴۰	۵۰	نوح کی کشتی ہوئی تھی نام سے جسکے رواں	۵۰
					۲۰۰

غواص بحر بے پایاں جناب منشی عثمان خاں صاحب عثمان تلمیذ بیخود

واہ سرور کیا لکھی ہے آفریں صد آفریں
تمنے نعت مصطفےٰ صلِ علےٰ صلِ علےٰ

اس کلامِ پاک کو جس بندۂ حق نے سنا
بے ساختہ گویا صلِ علےٰ صلِ علےٰ

کیوں نہ پھر اسکو کہیں ہم مصدرِ لطفِ خدا
ہے ذکر محبوبِ خدا صلِ علےٰ صلِ علےٰ

کیا ہے فکر سال عثمان مجھے ہاتف نے کہا
گو مدح ختم الانبیا صلِ علےٰ صلِ علےٰ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم جناب منشی محمد سکندر خاں صاحب سکندر اجمیری شاگرد حضرت کلیم

کرتا ہے تعریف جب قرآن میں اللہ خود
ہے کون وہ جسکو نہیں مرغوب ہے نعتِ رسول

مرحبا کیا دوسرا دیوان سرور نے لکھا
ہر بشر کو جسکی بس اسلوب ہے نعتِ رسول

اے سکندر مصرعہ تاریخ اسکا تو بھی لکھ
اندنوں سرور نے لکھی خوب ہے نعتِ رسول

مداح محمدی جناب منشی محمد عبد الشکور صاحب شکور خلف الرشید حضرت بیخود مدظلہ

مرحبا سرور کلامت دلربا
بہر دنیا و پئے دین طبع شد

گر چہ خواہی سال طبعش اے شکور
قل کتاب درس این طبع شد